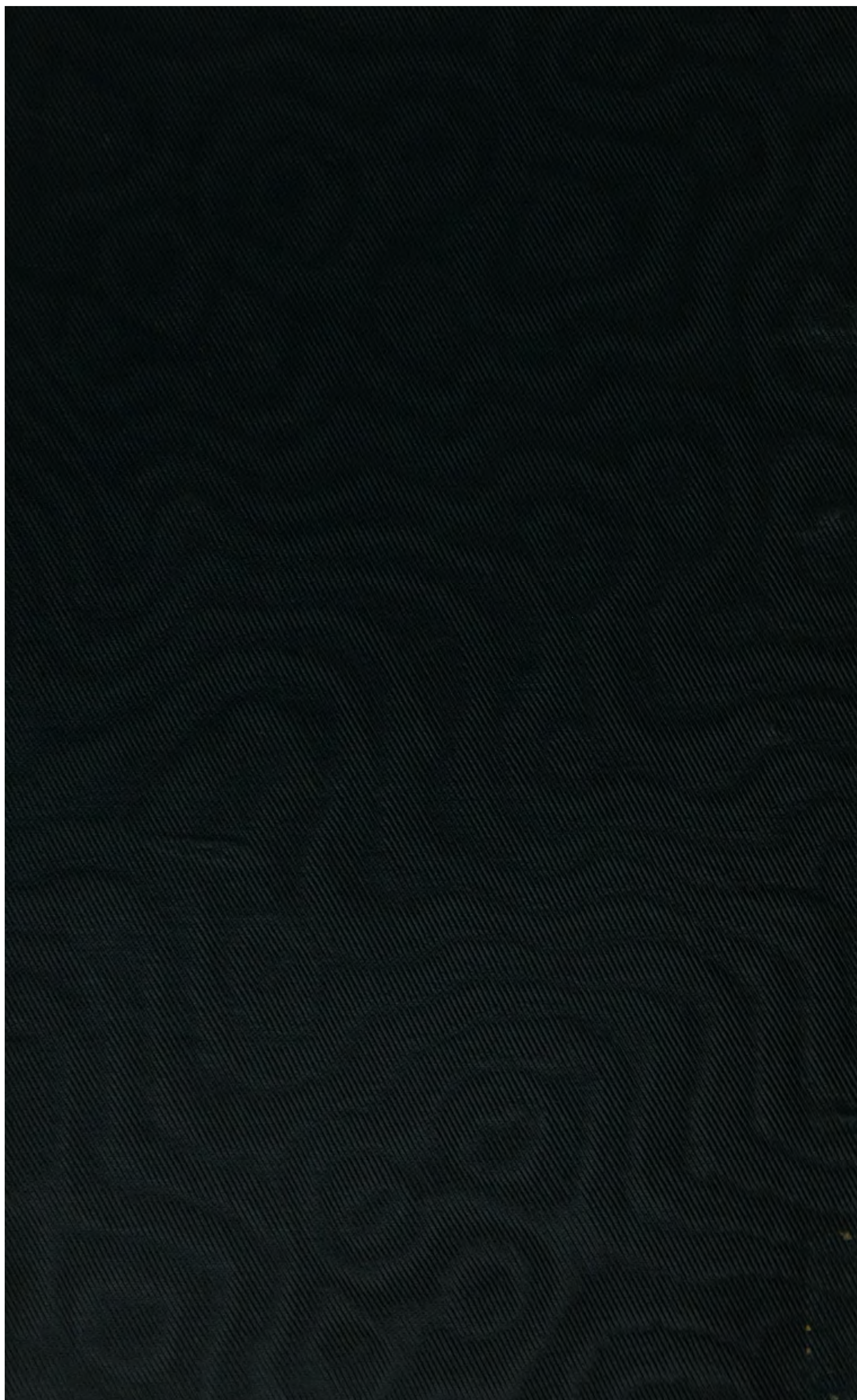




Kitād-ĕ-su<u>kh</u>an.



رسالہ

کلید سخن

یعنے

کلکتہ یونیورسٹی کے اردو انٹرنس کورس کی اعنی شرح

جسے

حسب الارشاد خصوصی فیض گنجور افضل العلما اکمل الحکما جناب کالن ای آزونِنگ صاحب بہادر

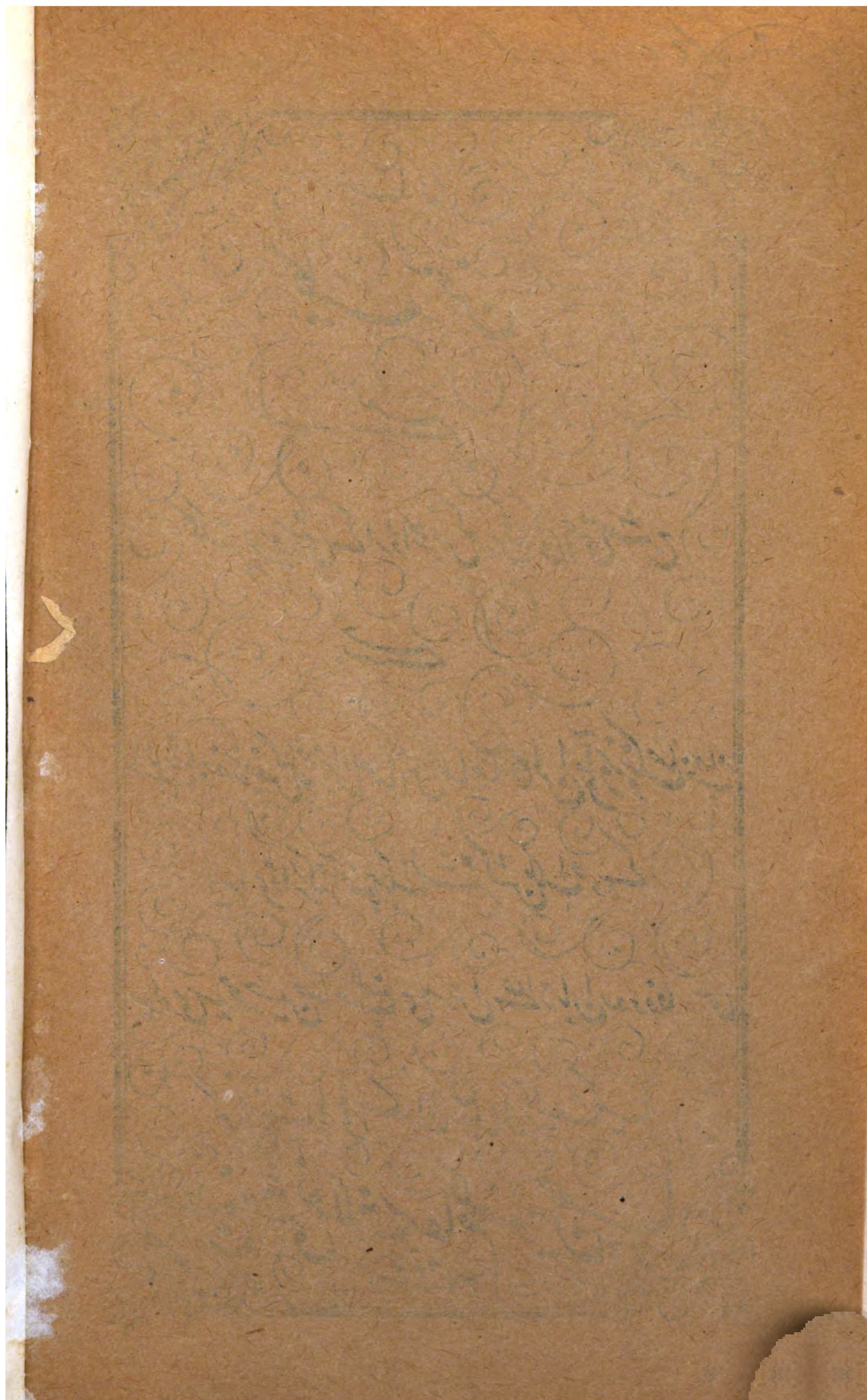
ایم اے ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ملک اودھ کے

مولوی سید محمد حسین صاحب لکھنوی مدرس اعلے زبان اردو و فارسی

گورنمنٹ ہائی اسکول بارہ بنکی نے تالیف کیا

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں چھپا

سنہ ۱۸۷۲ع



فہرست مضامین رسالۂ کلید سخن

تمت

دیباچہ رسالۂ کلید سخن

مقدور نہین اوسکی تجلی کے بیانکا
جون شمع سراپا ہو اگر صرف زبانکا

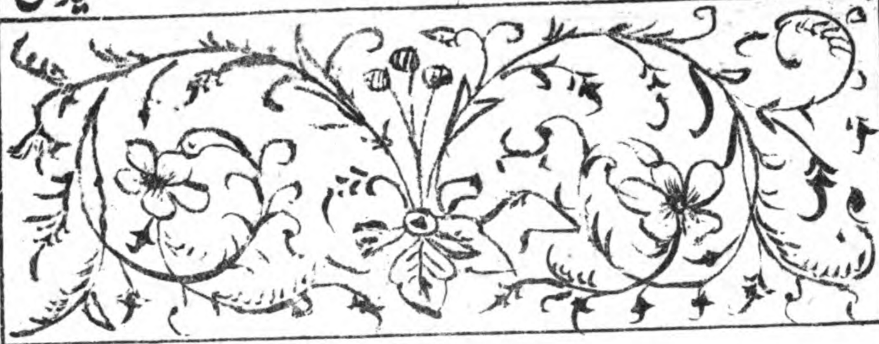
سچ ہی بندے بیچارے کی کیا جان جو اپنی احکم الحاکمین خدا کی حمد و ستایش کر سکے - اور انسان ضعیف البنیان کی کیا ہستی کہ جو اوس رحیم کریم منعم کا شکریہ ادا کر سکے - صاف ظاہر ہی کہ ہر چیز کی تعریف اور توصیف اوسکی معرفت پر موقوف ہی - اور خدا کی معرفت کا یہ حال کہ بڑے بڑے انبیا - مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ کہکر لا اُحْصِی ثَنَاءً عَلَیْکَ فرما چکے - پس ہم بیچارے کا ہے مین ہین جو اوسکی معرفت کا دعوی کر کے حمد و ستایش کا قصد کرین -

تاہم اپنے دل سے کُلُّ اَمْرٍ ذِی بَالٍ لَمْ یُبْدَأْ بِحَمْدِ اللّٰہِ فَہُوَ اَبْتَرُ کو بالکل سچ جانکر بصد عاجزی اوس واجب الوجود کی ستایش کرتا ہون

جسنے ہمین عدم سے وجود مین لاکر ممکن الوجود کا خطاب عطا فرمایا اور جو
خود ایسا بے نظیر اور بے عدیل ہے کہ جسکا نظیر ممتنع الوجود ہے اور
ساتھہ ہی اسکے اوس ذات مستغنی عن التوصیف پر لاکھہ لاکھہ زبان سے
ہزار ہزار درود ہو جنکا وجود باجود سخن معرفت کیواسطے کلید ہے
اور خود خدا کی کلام بلاغت نظام سے بار بار اوسکی توصیف پدید ہے
اسکے بعد ننگ آنام ابن مولوی سید عزت علی رضوی محقق فارسی
قام ظلہ الی یوم القیام محمد حسین نام اردو مدرس ہائی
اسکول واسسٹنٹ سکرٹری انجمن بارہ بنکی ملک اودہ
عرض گذار ہے کہ جبسے کلکتہ یونیورسٹی مقرر ہوئی تب سے ہر سال
نیا انگریزی کورس معین ہوتا ہے اور اردو کورس بہی کئی ایک
تبدیل ہو چکے انگریزی کورس کی (کی) یعنی شرحین تو ہر سال
متعدد تالیف ہوتی ہین مگر اردو کورس کی (کی) یعنی شرح
آجتک دیکہنا تو درکنار سنی بہی نہین گئی اگرچہ ممالک مغربی اور شمالی
اور اودہ کی طلبا کو جسقدر انگریزی کورس کی شرح کی ضرورت ہی اوسقدر
اردو کورس کی شرح کی حاجت نہین مگر انگریز بنگالی مرہٹی پنجابی وغیرہ
غیر زبان کے طالبعلمون کو (جو اردو زبا مین امتحان دینا چاہین)
اردو کورس کی شرح کی بہی اوسقدر ضرورت ہی جسقدر انگریزی کورس کی

شرحکی حاجت ہی - علاوہ غیر زبان کی طالب علمون کی جو طلبا
اہل زبان ہین اونمین سے اکثر اردو کورس کے اشعار کا سیدہا
سادہ مطلب سمجہ لیتے ہین (لیکن) اونہین ہی ایک اردو کورس کی
ایسی فرہنگ کی (جسمین مشکل الفاظ اور محاورات کی تشریح -
صوفیون کے اصطلاحات کی تصریح - ہر ایک عضو کی تشبیہات
اور استعارات کی تنقیح اور کل کورس کی متعلق قصص اور شعرا
اور انبیا وغیرہ کے تذکرون اور تلمیحات کی توضیح ہو - نظم
اور نثر کے اقسام اور ماہیت علم عروض اور قافیہ اور تواریخ وغیرہ
کی اصلیت ہو (از حد ضرورت ہی - دلمین آیا کہ ایک ایسی
کتاب ترتیب دون جو مذکورۂ بالا باتون کے مجموعہ کا عطر ہو
اور عالم فہیم - دانشمند سلیم - مبدء تمیز - ہر دل عزیز - مایۂ اخلاق
مصدر اشفاق - سخن فہم و نازک خیال یعنی ہنری ڈانیل صاحب
ہیڈ ماسٹر و سکرٹری انجمن بارہ بنکی کی رائے اور تاکید نے میرے
اس خیال خام کو بالکل پختہ کر دیا - چنانچہ یہہ رسالہ جو درحقیقت اردو
انٹرنس کورس بابت ۱۸۹۲ و ۱۸۹۳ عیسوی کی شرح ہی اس مراد سے
لکہا گیا کہ انٹرنس کلاس کی طالب علمونکو اردو کورس مین خصوصًا
اور اردو نظم و نثر مین عمومًا کما ینبغی تحقیق ہو اس رسالہ کے

مضامین کی تفصیل اسکی فہرست سے ظاہر ہی چونکہ یہہ رسالہ اردو انٹرنس
کورس کی (کی) ہی اور کی کے لفظی معنی کلید لہٰذا **کلید سخن**
اسکا نام رکہا گیا ہے مجھے امید ہی کہ مجہہ ناکام کے اس کام کو۔ تمام
اہل دانش اور حکام خصوصاً ہمارے آقای نامدار یعنی جناب فیضماب
سحاب کرم۔ معدن جود واتم۔ کشاف دقائق۔ علام حقائق۔
بحر انصاف۔ معدن الطاف۔ افضل العلماء۔ اکمل الحکماء۔
ہمہ تن عقل سراپا فرہنگ۔ حضور **کالن اے آر بروننگ**
صاحب بہادر ایم اے ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ملک اودہ
دام اقبالہم قبول فرمائین فقط



پهلا جزو لفظون کی تشریح مین

آدمی — ع — انسان منسوب طرف ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کی اسکا مادہ ادیم الارض یا اُدمت ہی ادیم الارض اس اعتبار سی کہ حضرت آدم ادیم الارض یعنی خاک روی زمین سے مخلوق ہوئے تھے اور اُدمت اسوجہ سی کہ اُدمت کی لفظی معنی گیہون ہین چونکہ حضرت کا گیہوان رنگ تھا اس سی آدم نام پڑا اور آدم سفید شتر اور سفید ہرن کو بھی کہتے ہین جسکی پیٹھہ پر سیاہ خط ہون —

آسمان — ف — مرکب آس اور مان سی آس کے معنی چکّی اور مان کے معنی مانند چونکہ آسمان حکمار قدیم کی نزدیک مثل چکی کی گردان ہی لہذا اوسے آسمان کہتے ہین —

آفتابہ — ف — وہ لوٹہ جسمین پانی گرم کرتے ہین اصل مین آبتابہ تھا ب کو ف کی ساتھہ بدل دیا —

آقا ۔ ت ۔ بمعنی مالک ۔

اجنبی ۔ ع ۔ بمعنی بیگانہ اسکی جمع اجانب ہی ۔

اذان ۔ ع ۔ وہ تکبیر جو قبل نماز کے بآواز بلند اسواسطی کہی جاتی ہی کہ سب نمازی حاضر ہون ۔

ازل ۔ ع ۔ ہمیشگی سب سی پہلا دن ۔

استغفار ۔ ع ۔ بخشش چاہنا ۔

اسرافیل ۔ ع ۔ ایک فرشتی کا نام ہے قیامت کی روز یہہ دوبار صور پہونکیگا اول مرتبہ سب مردہ ہوجاوینگے دوسرے بارمین سب زندہ ہوجاوینگے ۔

اشرفی ۔ ف ۔ سونیکا سکّہ اشرف شاہ کیطرف منسوب ہے جنہون نی ۱۰ ماشہ سونیکا سکّہ رواج دیاتہا ۔

اعلیٰ ۔ ع ۔ سب سی بزرگ یا بڑا یا بلند مادّہ اسکا عُلّو سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے ۔

افراط ۔ ع ۔ حد سی بڑہ جانا بخلاف تفریط کی جسکے معنی حد سے گہٹ جانا ہین ۔

اقارب ۔ ع ۔ اقرب کی جمع ہی معنی نزدیک تر مادّہ قربت اسم تفضیل ہے اور یہان اقارب سی اعزّا مراد ہین ۔

الف لیلۃ و لیلۃ ــ ع ــ ایکہزار اور ایک رات او ر نام ایک کتاب کا جسمین ایکہزار ایک رات کا قصہ مذکور ہے اس کتاب کا مصنف ایک شخص شام کا رہنی والا تہا اور یہہ کتاب اس غرض سی تصنیف ہوئی کہ جو لوگ عربی زبان مین مداخلت چاہین وہ اسی پڑہین عرب کی روزمرہ بول چال کا بالکل لحاظ ہے اسوجہہ سے بعض الفاظ خلاف لغت بہی اسمین ہین پہر اس کتاب کے مختلف زبانونمین بہت سے ترجمے ہوئے فارسی مین کئی ترجمے ہین ازانجملہ منشی قمر علی صاحب کا ترجمہ بہت مشہور ہی علیٰ ہذالقیاس انگریزی مین بہی انگریزی سے اردو مین منشی عبدالکریم صاحب نے ترجمہ کیا وہ بہت شائع ہے سوا اسکے اور بہی کئی ترجمے ہین ــ

آنکس ــ ف ــ ایک خمدار آلہ جو پیلبان وغیرہ رکہتے ہین اس لفظ کو اکثر فارسی آنکڑا اسوجہہ سے کہتے ہین کہ کُس کے معنی کرہ ہین ــ

اولاغ ــ ت ــ بمعنی گدہا ــ

اللہ ــ ع ــ خدا کا اسم ذات ہی صرفی اس لفظ کی اصل الہ یا الالہ یا لاہ بتاتے ہین مگر بقول علماء دین یہہ لفظ براصل ہے کیونکہ اللہ تبدل اور تغیر سے مبرا ہی منطق والون کے نزدیک اللہ اوس واجب الوجود ذات کا نام ہی جسمین ثبوتیت اور سلبیت کی صفتین کامل طور پر جمع ہین

اور یہہ صفتین اوس ذات کا خاصہ ہین ۔

انسان ۔ ع ۔ آدمی اور آنکہہ کی پتلی یہہ لفظ اصل مین انس تہا اسمین ا اور ن زایدتان ہین اسصورت مین اُنس سی جسکے معنی الفت کرنا ہین نکلاہی اور بعض کے نزدیک نسیان سی نکلا ہے ۔

بادشاہ ۔ ت ۔ صاحب تخت وملک یہہ بات شاہ تہا بات کی معنی تخت اور شاہ کے معنی خداوند اہل فارس نی بات شاہ کو پادشاہ کہا اور اہل ہند کی نزدیک چونکہ پاد لفظ کہہ یہ ہی لہذا بادشاہ کہا ۔

بازار ۔ ف ۔ مقام خرید وفروخت یہہ لفظ اصل مین ابازار تہا ابا کے معنی شوربا ابازار شوربا بکنے کی جگہہ کثرت استعمال سے ہر خرید وفروخت کی جگہہ کو بازار کہنے لگے ۔

بارانی ۔ ف ۔ ایک نمدیکی پوشاک جو حالت بارش مین پہنتی ہین ۔

بانی ۔ ع ۔ بنانیوالا مادّہ اسکا بنا یہہ اسم فاعل ہے ۔

بریّ الذمہ ۔ ع ۔ مرکب ہی بری بمعنی پاک اور ذمّہ بمعنی عہد وپیمان وضمانت ۔

بستار ۔ س ۔ بہ معنی کثرت ۔

بسمل ۔ ع ۔ نیم کشتہ نیم مذبوح ادہ مرا چونکہ ذبح کرنے مین بسم اللہ اللہ اکبر کہتے ہین یعنی صرف بسمل تک نوبت پہونچی کہ قاتل نے

چہری روک لی۔

بَغدَاد۔ ف۔ عراق عرب مین ایک شہر ہی اصل مین باغ داد تھا اس مقام پر سابق مین ایک باغ تہا جہان نوشیروان عادل ایک مشہور و معروف پادشاہ ہر ہفتہ کو مظلومون کی داد دینی کو جایا کرتا تھا کثرت استعمال سے بغداد رہگیا۔

بُلہَوَس۔ ف۔ بڑا حرصی مرکب بل بمعنی بہت اور ہوس بمعنی آرزو اور ابوالہوس غلط ہی کیونکہ ابو لفظ عربی اور ہوس فارسی۔

بیابان۔ ف۔ صحرا او سراصل مین بی آبان تہا یعنی بی پانی۔

بیمار۔ ف۔ مریض اصل مین بیم آر تہا یعنی خوف لانیوالا چونکہ مریض کو موت کا خوف ہوتا ہی لہذا بلحاظ حالت لاحقہ بیمار کہا جاتا ہے۔

پولیس۔ گ۔ یہہ لفظ اصل مین پولس تھا پولس کے معنی شہر اور اسٹیشن کو توالی تہانہ۔

تابع۔ ع۔ پیروی کرنیوالا مطیع تبع کا اسم فاعل ہی اکثر عوام بجائی تابع کی تابعدار بولتے ہین یہہ محض غلط ہے۔

تاجر۔ ع۔ سوداگر تجارت کا اسم فاعل ہے جمع اسکی تُجّار۔

تأمُّل۔ ع۔ سوچنا عربی مصدر۔

تدبیر۔ ع۔ انجام اندیشی کرنا کسی کام کے درپی ہونا۔

تزویر - ع - مکر اور فریب کرنا ثلاثی اسکے زُور ہی -

تُرک فلک - ف - آسمان کا سپاہی مریخ سے مراد ہی -

تراوڑی - ہ - ایک شہر تھانیسری سی ۱۴ میل ہی جہان راجہ پرتھی راج اور شہاب الدین محمد غوری کی لڑائی ہوئی تھی اس شہر کے راوزن مشہور تھے -

تسخیر - ع - مطیع کرلینا ڈی لینا ثلاثی اسکی سُخر ہی -

تعیین - ع - خاص کرلینا مقرر کرنا -

تنلوار - ہ - راجپوتون کی ایک قوم کا نام ہے -

توارد - ع - ایک جگہہ آنا اور شاعرون کی اصطلاح مین بے ایک دوسری کی اطلاع کے دو شخصون کا مضمون لڑ جانا -

تیار - ع - جلد رو کو دینوالا درست آمادہ اور بعض کے نزدیک بمعنی آمادہ لفظ طیّار ہے - کیونکہ شکاریون کی اصطلاح مین جب جانور شکار کے ارادہ پر دوڑنے والا ہوتا ہی اوسی طیار کہتے ہین مادہ طیر -

جرایز - ع - جمع جراز جو بمعنی تلوار ہے -

جلّاد - ع - دُرّہ مارنیوالا اسصورت مین جَلد بمعنی درہ سی نکلا ہے یا کھال کھینچنیوالا اسحالت مین جلد سے صیغہ مبالغہ ہے -

جم - ف - مخفف جمشید کا یہہ لفظ جب جام شراب جشن اور نوروز کی ساتھ

آوے تو جمشید مراد ہوگا اور اگر انگوٹھی نگین یا تخت کے ساتھہ آوے تو آصف سے غرض ہے اور جو چہلیون چڑیون کے ساتھہ آوے تو سلیمان سے مراد اور جو دیوار آئنہ آبحیات کے ساتھہ منسوب ہو تو سکندر سمجھو۔

جہنّم ۔ ع ۔ گہرا کنوان اور دوزخ ۔

چاوڑی ۔ ہ ۔ دہلی کی ایک بازار کا نام ہے ۔

چوہان ۔ ہ ۔ راجپوتون کی ایک قوم ہے ۔

حمّام ۔ ع ۔ گرم پانی سے نہانا اور نہانے کا مقام حمیم سے جو بمعنی گرم پانی ہی ماخوذ ہے ۔

حیوان ۔ ع ۔ زندگی اور جاندار یا حیوان اسصورت مین حیات سے صفت مشبّہ ہے ۔

خانساماں ۔ ف ۔ داروغہ اصل مین خانِ سامان تہا یعنے سامان کا سردار ۔

خاور ۔ ف ۔ مشرق اور کبہی مغرب سے بہی مراد لیتے ہین بعض کے نزدیک یہہ لفظ قارور تہا قار بمعنی بدر ۔

خدا ۔ ف ۔ مالک یہہ لفظ جب اکیلا ہوگا بجز مالک حقیقی یعنی اللہ کے اور مراد نہ لینگے مگر ہان جب دوسری لفظ کے ساتھہ مضاف ہو تو مالک مجازی کے بہی معنی ہون گے مثلاً دہ خدا گانون کا مالک کتخدا

گہر کا مالک یہہ لفظ خود اور آ سی مرکب ہی یعنی خود آنیوالا چونکہ خدا
اپنی ظہور مین دوسیرےکا محتاج نہین اسلیے اسی خدا کہتے ہین —
خداوند — ف — مالک یہہ لفظ مرکب ہی خدا اور وند سی وند کے
معنی مانند اور خدا کے مالک خداوند مالک مجازی —
خَم — ف — جہکاو حاصل مصدر ہی خمیدن سی اور اسیطرح چم پیچکاو
حاصل مصدر چمیدن سے —
خورشید — ف — سورج خور کے معنی سُورج اور شید کی معنی
روشن خور اصل مین خر تہا خر کی مشابہت کی وجہ سے واو معدولہ
سی لکھنے لگے —
داغ — ف — دہبّہ
دام — ف — جال اور صحرائی جانور جو درندے نہون اور پیکہ کا
چالیسوان حصّہ اور پیسے کے پچیسوین حصّہ کو بہی کہتے ہین بحالت
وزن دام پختہ ۱۲ ماشہ کا اور دام خام ۱۲ ماشہ کا ہوتا ہے —
دائرہ ہندی — ف — دہوپ گہڑی اسکے موجد اہل ہند ہین —
دِرا — ع — گہنٹہ جو اکثر جانورون کی گردن مین باندہتے ہین —
درزی — ف — سینے والا اسمین یای نسبتی ہے بعض کے نزدیک
یہہ لفظ درزگیر ہے —

درہم — ع — اسکا مخفف درم ہی ساڑہی تین ماشہ کا ہوتا ہے
بعض کے نزدیک درہم درم کا مُعرّب ہی —
دستر خوان — ف — خوان پوش یا جس کپڑے پر کھانا کھاوین
اصل مین دستار خوان تہا یعنی خوان کی پگڑی —
دشمن — ف — مخالف بد ذات مرکب ہی دش بمعنی بد اور خراب
اور دس بہ معنی نفس ایسی ہی دشنام دشوار اور دشخوار کی بھی ترکیب ہے —
دَشنہ — ف — چھُورا
دُلّال — ع — اگر لام پر تشدید نہو تو معنی اسکے آنکھہ سی غمزہ اور
اشارہ کرنا اور اگر تشدید ہو تو صیغہ مبالغہ ہے جسکی معنی راہ بتانیوالا ہے
مجازاً مناظرہ کرنیوالے کو اور جسکے واسطے سی سودا خرید و فروخت
ہو کہتے ہین —
دُنیا — یہی جہان اس لفظ کے اصلی معنی بہت قریب ہونیوالی
عورت اسصورتمین دُنُوّ اسکا مادّہ ہے جو کہ یہہ جہان نسبت عقبیٰ کے
انسان سی قریب تر ہی لہذا اسی دنیا کہتے ہین اور بعض کے نزدیک
یہہ ادنیٰ کا مونث ہی جو دنایت سی ماخوذ ہے اس حالت مین
اسکے اصلی معنی نالائق اور خراب عورت —
دولت — ع — نیکی اور فتح اور اقبال کے ساتھہ زمانیکا پھرنا

اور جو چیز ہاتہون ہاتہہ پہرے اور چونکہ مال وغیرہ دست بدست پہرتا ہے
اسیلیے اوسے بہی دولت کہتے ہین۔

دیجور۔ ف۔ اندہیاری رات یہہ لفظ اصل مین داج وُر تہا
داج کے معنی سیاہ مگر فارسی والے داج کے معنی سیاہی سے لیتے ہین
اور اوسمین یاے نسبتی ہے یعنی سیاہی والی داج ور کا امالہ کیا
تو دیجور ہوا۔

ذلیل۔ ع۔ خوار گنہگار ذلت سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے

رحمٰن۔ ع۔ یہہ بہی مثل اللہ کے خدا کا اسم ذات ہے
سوا ان دو اسمون کے اور سب اسم صفات ہین رحمن رحمت سے
صفت مشبّہ ہے لفظی معنی رحمت کرنیوالا رسم خط مین الف اسوجہ سے
نہین لکہتے کہ لفظ رحمان سے کہ جو مسیلمۃ الکذاب کا نام ہے مشابہ نہو
مسیلمۃ الکذاب حضرت خاتم الانبیاء کے بعد ایک کافر نبوت کا مدعی
ہوا تہا۔

رضوان۔ ع۔ خوشنودی اور بہشت کے داروغہ کا نام ہے
اسیطرح دوزخ کے داروغہ کو مالک کہتے ہین۔

رمضان۔ ع۔ روزونکا مہینہ اسکا مادہ رمض ہے رمض کے
اصلی معنی جلنا ہے چونکہ اہل اسلام کے نزدیک یہہ مہینہ گناہونکو جلاتا ہے

اسو جہ سے اسے رمضان کہتے ہین یا اول اول یہہ مہینہ شدت گرما مین واقع ہوا ہو۔

روند۔ گ۔ روند چکّر دورگشت اردو مین آدمیونکے اوس گروہ کو کہتے ہین جو شب کو پھرے کو نکلے۔

ریا۔ ع۔ لفظی معنی دکھلانا اصطلاح مین دیکھلانے کیواسطے عبادت کرنا ظاہری دوستی رکھنا۔

زمین۔ ف۔ یہی زمین زم کے معنی سردی کے ہین امین ی ون نسبتی ہے چونکہ جوہر ارض سرد ہے اسلیے اسے زمین کہتے ہین یا یہہ لفظ عربی ہے جسکے معنی شل یعنی جو حرکت نکر سکے چونکہ حکماء عرب کے نزدیک زمین غیر متحرک ہے اسوجہ سے زمین کہتے ہین

ساربان۔ ف۔ جو اونٹ کی خدمت کرے مرکب ہے سار بمعنی شتر اور بان حرف نسبتی ہے۔

سرجنگ۔ ف۔ تمیز آدر گھونسا اور ایک ہتھیار کا بھی نام ہے۔

سفّاک۔ ع۔ قتل کرنیوالا مادّہ اسکا سفک ہے اور یہہ صیغہ مبالغہ ہے۔

سفینہ۔ ع۔ کشتی اور بیاض جسپر اشعار منتخب وغیرہ لکھتے ہین

سلف۔ ع۔ گذرنا اگلی لوگ باپ دادا وغیرہ اگرس کے

زبر ہو تو اسکے معنی بہنوئی ـ

سَلَّمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ ـ ع ـ اوسے اللہ برتر سلامت رکھے ـ

سنبل ـ ف ـ بالچھڑ یا ہنسراج ایک گھاس سیاہ رنگ کی خوشبودار ہوتی ہے شاعر زلف سے تشبیہ اور استعارہ کرتے ہین ـ

سنگ اسود ـ ف ـ لفظی معنی کالا پتھر ـ عربی مین حجر اسود کہتے ہین یہہ پتھر کعبہ شریف کے گوشہ شمال و مغرب مین ایک چاندی کے حلقہ مین چسپان ہے یہہ حضرت آدم علیہ السّلام کیو اسطے جنت سے آیا تھا اسے حاجی لوگ چومتے ہین ـ

سنتو کہہ ـ س ـ صبر کرنا ـ

سنجاب ـ ف ـ ایک خاکی رنگ کا جانور ہے اسکی کھال سے پوستین بناتے ہین ـ

شب برات ـ ف ـ ماہ شعبان کی پندرہوین رات اہل اسلام کے نزدیک اس شب کو ملائکہ روزی تقسیم کرتے ہین ـ

شخص ـ ع ـ کالبد سانچہ مجازاً بمعنی انسان شخوص سے نکلا ہے شخوص ظاہر ہونا ـ

شرع ـ ع ـ طریقہ راستہ مجازاً مذہبی قانون جسکی ہندی شاستر ہے ـ

شرق ۔ ع ۔ آفتاب اور افتاب نکلنی کی جگہہ اور آفتاب پورب سے نکلتا ہی اسوجہ سی پورب کو بہی کہتے ہین ۔

شعبہ ۔ ع ۔ گروہ درخت کی شاخ مجازاً ہر چیز کی شاخ اور علم موسیقی والون کی اصطلاح مین ایک راگ جو دوسری راگ سی نکلے موسیقی مین کل چوبیس شعبہ ہین ۔

شفق ۔ ع ۔ سرخی جو شام کیوقت آسمان پر آتی ہی اور کبہی صبح کی سرخی کو بہی شفق بولتے ہین ۔

شیطان ۔ ع ۔ جو لوگونکو گمراہ کرتا ہے اول یہہ فرشتہ تہا اور سب فرشتون کو تعلیم دیتا تہا اور عزازیل اسکا نام ہے جزو القصص دیکہو ۔

صبح خیز ۔ ف ۔ صبح کا اوٹہنی والا کبہی چور اور موذن سی بہی مراد لیتے ہین ۔

صد ۔ ف ۔ سو اصل مین یہہ س سی تہا لیکن سد کی معنی حائل اور دیوار کے ہین نظر بران بوجہ مشابہت کر اسی ص سی لکہتی ہین ۔

صُلب ۔ ع ۔ ایک پیٹہہ کی ہڈی کا نام ہے جسمین نطفہ رہتا ہے اور اگر ص پر زبر ہو تو سولی دینے کے معنی ہین ۔

صنادید ۔ ع ۔ سردار اور بزرگ لوگ مشہور چیزمین صندید کی

جمع ہے آثار الصنادید ایک کتاب کا نام ہے۔

صور۔ع۔چوپایونکا سینگ جسی لوگ بجاتے ہین اور وہ بلجا جسی قیامت کو اسرافیلؑ دو بار بجائین گے۔

طَلاق۔ع۔عورت کو قید نکاح سے چھوڑ دینا آزادگی اور خوشی کے بہی معنی ہین۔

طُناب۔ف۔خیمہ کی رسّی اور طنب کی بہی یہی معنی ہین۔

عَاق۔ع۔جو لڑکا مان و باپ کی ساتھہ سرکشی کری اصطلاحًا لڑکی کو فرزندی سے باہر کر دینا۔

عَایدِ۔ع۔پہرنے والا مجازًا بمعنی ظاہر مادّہ اسکا عَوْد ہی۔

عذاب۔ع۔گناہ کا بدلہ ثواب کا عکس۔

عرش۔ع۔کوٹھا اور اہل شرع کی اصطلاح مین فلک الافلاک یعنی نوان آسمان یاد رکھو کہ حکماء قدیم یعنی بطلیموس وغیرہ کی نزدیک کُرہ خاک سب کرونکا مرکز ہے اوسی کرہ آب اور کرۂ آب کو کُرہ ہوا اور کرۂ ہوا کو کرۂ نار گھیرے ہوسے ہے بعد ان چارون کرون کی فلک قمر ہی پہر فلک عطارد پہر فلک زُہرہ پہر فلک شمس پہر فلک مریخ پہر فلک زحل ہی یہہ ساتون آسمان ساتون ستارونکے نام سی موسوم ہین ان کے بعد آٹھوان آسمان ہے جسی اہل شرع

کرسی اور علم ہیئت والی فلک البروج یا فلک الثوابت کہتے ہین ان سبکے اوپر اور سبکا محیط آسمان نہم ہے جسی اہل شرع عرش کہتے ہین

عُریان ۔ ع ۔ برہنہ

عِشق ۔ ع ۔ کثرت محبت طبیبون کی نزدیک جنون کی قسم سے ایک بیماری ہی خوبصورت کی دیکھنے سے پیدا ہوتی ہی اور معشوق کا دیدار اسکی دوا ہی یہہ لفظ عشقہ سے نکلا ہی عشقہ ایک گھاس ہے اسی لبلاب بھی کہتے ہین جس درخت پر یہہ گھاس لپٹ جاتی ہی وہ درخت خشک اور زرد ہو جاتا ہی یہی حال عشق کا بھی ہی جو شخص اسکا مریض ہوتا ہی وہ شخص خشک اور زرد ہو جاتا ہے ۔

علیٰ ہذا القیاس ۔ ع ۔ اسی پر قیاس کر و یہہ جملہ کسی چیز کی چند مثالون کے بعد لکھتے ہین ۔

عیاش ۔ ع ۔ بہت آرام کے ساتھہ زندگی بسر کرنے والا مجازاً آرام طلب مسرف زناکار عیش سے صیغہ مبالغہ ہی ۔

غریب ۔ ع ۔ نادر مسافر مجازاً بمعنی محتاج ۔

غِلمان ۔ ع ۔ نوجوان غلام خصوص جو غلام بہشت والون کی خدمت کیواسطے ہین ۔

فتویٰ ۔ ع ۔ شرع کا حکم ۔

فصیل — ع — قلعہ کی دیوار مادّہ اسکا فصل ہی اور اونٹ کی بچّے کو ماں کی دودہ سی الگ کر لینے کو بہی فصیل کہتے ہین —

فِیل مُرغ — ف — ایک قسم کا مرغ ہے اسکی آنکہین کلغی سے بند رہتی ہین اور اوڑنے اور چلنے بہی کم پاتا ہے —

قاصِر — ع — کوتاہی کرنیوالا قصر یا قصور سے اسم فاعل ہے —

قاضی — ع — حکم کرنیوالا ادا کرنیوالا قضا سی اسم فاعل ہے —

قاقم — ع — ایک جانور ہے جسکی کہال سفید اور ملائم ہوتی ہے اور اس جانور کی کہال سی پوستین بنتی ہے —

قانون — یہہ لفظ سریانی ہی کتاب کا مسطر اندازہ اصل مادّہ مجازاً آئین قاعدہ دستور اور طب مین ایک کتاب کا نام ہے جسے شیخ ابوعلی سینا نے تصنیف کیا ہی اور ایک باجا بہی ہے —

قباحت — ع — برائی قبائح اسکی جمع ہے —

قبیلہ — ع — گروہ اور جماعت جو ایک نسل سی ہو مجازاً زوجہ

قرآن — ع — لفظی معنی پڑہنا اور اوس کلام اللہ کا نام ہی جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا جار اللہ زمخشری کشاف مین لکہتی ہین کہ قرآن مین ایکسو چودہ سورتین اور پانچسو چالیس رکوع اور چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آتین ہین اونمین سی ایک ہزار آیتین

قصہ مین ہین اور ایک ہزار مین مثالین اور ایک ہزار مین وعدہ
اور ایک ہزار مین وعید اور ایک ہزار مین حکم اور ایک ہزار مین نہی
اور پانچسو آیتونمین حلال وحرام کا بیان اور سو مین دعا کا ذکر
چھیاسٹھہ مین ناسخ اور منسوخ کا تذکرہ۔

قصر۔ ع۔ کاٹنا کوتاہ ہونا کپڑے دہونا اور محل۔

قضا۔ ع۔ حکم کرنا گذار دینا پیدا کرنا تمام کرنا بیان کرنا اور جو
عبادت بعد گذرنی وقت کی ادا کرین مجازاً موت خدا کی دو حکم ہین
ایک قضا دوسرا قدر قضا جسکی تعمیل ہوگئی اور قدر جسکی تعمیل ہوتی
جاتی ہے۔

قلندر۔ معرب۔ یہ اصل مین کلندر یا غلندر تھا بلین جو دروازہ مین
لگاتی ہین مجازاً وہ فقیر جنکا سلسلہ شیخ بو علی رحمۃ اللہ علیہ سے
پہونچتا ہے۔

قوارہ۔ ع۔ ہر چیز کا ٹکرا اور گریبان کا کترن مجازاً قطع
اور ڈول بد قوارہ بد قطع اور بے ڈول۔

قیصر۔ رومی زبان مین اوس لڑکی کو کہتے ہین جسکی والدہ قبل تولد کے
مرجاوی اور وہ شکم چاک کر کے نکالا جاوی چونکہ اغسطوس روم کا
بادشاہ اسی طور سی پیدا ہوا تھا لہذا وہ قیصر کہلایا تب سی عموماً روم کی

بادشاہون کا قیصر لقب ہو گیا۔
کاشغر۔ ایک شہر کا نام ہی جو کشمیر کے شمال افغانستان کے شرق واقع ہے۔
کباب نرگسی۔ ف۔ ایک قسم کی کباب مرغ کے انڈون کی زردی اور سفیدی قیمہ مین لپیٹ کر تلتے ہین اور کہانے کیوقت چھری سے دو ٹکڑے کر کے رکہتے ہین او سوقت زردی اور سفیدی گل نرگس کے مشابہ ہوتی ہے شاعرون کی اصطلاح مین آنکہہ کا اشارہ۔
کتان۔ فارسی السی اور ایک کپڑیکا نام ہے یہہ کپڑا السی کے سن سے بنتا ہے شاعرونکا قول ہے کہ کتان چاند کی روشنی نہین سہہ سکتا ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہی مگر اس بات کی اصل نہین معلوم ہوتی۔
کجلی بن۔ ہ۔ ہمالہ پہاڑ کے نیچے ایک جنگل ہے یہان ہاتھی بکثرت ہوتے ہین۔
کُدورت۔ ہ۔ غصہ کینہ۔
کربلا۔ ع۔ وہ مقام جہان حضرت امام حسین علیہ التحیۃ والسلام شہید ہوئے اصل مین کرب و بلا تہا۔
کفگیر۔ ف۔ ایک آلہ ہی جس سے ہانڈی کے اُوبلنے کیوقت پھین اوتار لیتی ہین اسم فاعل ترکیبی ہی کف اور گیر سے۔

کمانچہ ۔ ف ۔ ایک آلہ ہی روئی کی دہنکی کو بھی کمانچہ کہتے ہین ۔

کوتوال ۔ صاحب قلعہ اور شہر کا افسر پولیس اصل اسکی ہندی کوٹوال ہی ہندی مین کوٹ قلعہ کو کہتے ہین ۔

کھربا ۔ ف ۔ ایک زرد مہرہ ہی دق کی بیماری کا علاج ہے جب گھس کر اسے تنکے کے سامنے کرتے ہین او سمین لپٹ جاتا ہے ۔

گریبان ۔ ف ۔ یہہ لفظ مرکب ہی گری اور بان سی یعنی گردنکا محافظ

گنج شہیدان ۔ اگر کئی ایک شہید ایک قبر مین دفن ہون تو وہ قبر گنج شہیدان کہلاتی ہے ۔

لذیذ ۔ ع ۔ مزہ دار مادہ اسکا لذت ہی ۔

لوح محفوظ ۔ وہ تختہ جسپر تمام دنیا کا حال جو ہوا ہے یا ہوگا لکھا ہے ۔

ماحضر ۔ ع ۔ ما حرف صلہ ہی اور حضر صیغہ ماضی جو کچھہ کہ حاضر ہوا یعنی جو موجود تہا ۔

ماتحت ۔ مثل ماحضر کے اسکی بہی ترکیب ہی جو نیچے ہو یعنی مطیع جو افسر کے اختیار مین ہون ۔

مُتکبر ۔ ع ۔ غرور کرنے والا تکبر سی اسم فاعل ہی اسکی ثلاثی کبر ہی

مُحتسب ۔ ع ۔ حساب کرنے والا اور جو چیزین شرع مین منع ہین

اونکا منع کرنے والا مجازاً کوتوال قاضی۔

محشر۔ ع۔ جمع ہونے کی جگھہ اور روزقیامت اس اعتبار سے

کہ روزقیامت کو سب لوگ جمع ہونگے حشر سی اسم ظرف ہی۔

مرجان۔ ع۔ عربی مین چھوٹے موتیون کو کہتے ہین اور فارسی مین

مونگی کو جو مونگا سُرخ رنگ کا ہوتا ہی اول نرم ہوتا ہے اور پانی سے

نکلتا ہی اسی نباتات کی قسم سے کہنا چاہییے پانی سے نکالنے کے بعد

مثل پتھر کے ہوجاتا ہے۔

مُرتکب۔ ع۔ کسی کام کو شروع کرنے والا گناہ کرنے والا

سوار ہونیوالا دلیری کرنیوالا ارتکاب سی اسم فاعل ہے۔

مردود۔ ع۔ نکالا ہوا پھٹکارا ہوا ردسی اسم فاعل ہے۔

مرغ قبلہ نما۔ ف۔ قبلہ نما کی اندر کی چڑیا مقناطیس سے بنائی جاتی ہے

جاہین جسطرف رکھدین کشش مقناطیس کے سبب سی قبلہ کیطرف پھر جاتی ہے

مرقد۔ ع۔ سونے کی جگھہ رقود سے اسم ظرف ہی مجازاً قبر۔

مزار۔ ع۔ زیارت کی جگھہ زیارت سی اسم ظرف ہی مجازاً قبر۔

مزدور۔ ف۔ اصل مین مزدوَر تھا مثل رنجور گُنجور دیجور وغیرہ

کی اسکی بھی ترکیب ہے۔

مزوّر۔ ع۔ مکر کرنے والا اور اگر زے پر زبر ہو تو وہ کھانا

جو بیمار کو تسلی کیواسطے دیتے ہین۔

مُسَلّطِ ۔ ع ۔ مقرر کرنیوالا مجازاً بمعنی غالب ور اگر لام پر زبر ہو تو مقرر کیا ہوا اور مجازاً مغلوب۔

مسلمان ۔ اس لفظ کی زبان اور مادہ پر اہل لغت نے بہت کچھ جھگڑے کیے ہین کوئی کہتا ہے کہ یہہ لفظ مُسلم اور مان سے مثل لفظ آسمان کے مرکب ہے بہ قاعدہ فارسی ایک میم گر گیا مسلمان رہا اسصورت مین عربی فارسی سے مرکب ہے اور کسیکا قول ہے کہ یہہ لفظ بہ قاعدہ فارسی مسلم کی جمع ہے اور بمعنی واحد مستعمل ہے ان دونون صورتون مین لام پر زبر ہوگا مگر متقدمین اور متاخرین کی شعرون مین کہین بہی زبر نہین اس سے معلوم ہوتا ہے اور اکثر کے نزدیک یہی قول فیصل ہے کہ یہہ لفظ فارسی ہے اور مسلم عربی مسلم سے اس سے لفظاً کچھ واسطہ نہین دونون کے معنی محمدی ہین۔

مشتری ۔ ع ۔ اشترا سے اسم فاعل ہے معنی خریدنیوالا اور نام اوس ستارہ کا جو چھٹے آسمان پر ہے فارسی مین اسے برجیس اور ہندی مین برسپت کہتے ہین۔

مشرف ۔ ع ۔ بلند میر منشی اور محاسبونکا پرتال کرنیوالا مجازاً ادارہ وغیرہ۔

مُشک - ف - میم پر پیش اور زیر دونون درست ہین اہل فارس زیر اور اہل ماوراءالنہر پیش بولتے ہین ہرن کا نافہ جو خوشبودار اور سیاہ ہوتا ہی مسک اسکا معرّب ہی -

مضطر - ع - جسی ضرر پہونچا ہو گھبرایا ہوا بی اختیار یہہ اصل مین مفتعل تہا بقاعدہ صرف عربی مضطر ہوا اضطرار سی اسم فاعل ہی -

مَطبخ - ع - باورچیخانہ طبخ سی اسم ظرف ہی اور اگر میم پر پیش اور بی پر زیر ہو تو اسم فاعل کا صیغہ بمعنی باورچی ہے -

مفلس - ع - افلاس سی اسم فاعل ہی افلاس کی معنی بے خرچ ہونا مفلس بے خرچ -

مقتل - ع - قتل کی جگھہ قتل سے اسم ظرف ہی -

مَکبَر - ع - جسجگھہ پر کھڑے ہو کر اذان کہین اور اگر میم پر پیش بی پر تشدید کاف پر زبر ہو تو اذان کہنے والا -

مَلَکُ المَوت - ع - موت کا فرشتہ جو روح قبض کرتا ہے اسکا نام عزرائیل ہے جبرئیل اسرافیل عزرائیل میکائیل چار مقرب فرشتے ہین -

مُنَجِّم - ع - ستارہ شناس تنجیم سے اسم فاعل ہے مادہ اسکا نجم ہے بمعنی ستارہ -

موجِد — ع — ایجاد کنندہ پہلے پہل کوئی بات نکالنے والا مقلد کا برعکس ایجاد سے اسم فاعل ہے۔

مودی — ہ — وہ شخص جسکے غلہ گھی وغیرہ سپرد رہے۔

مُوذی — ع — ایذا سے اسم فاعل ہی تکلیف دینوالا۔

مُوسیٰ — عربی مین استرے کو کہتے ہین اور ایک پیغمبر علیہ السلام کا نام ہی جنکا مفصل بیان جُز قصص مین ہی اور اونکی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ مو زبان سریانی مین تابوت کو کہتے ہین اور سا پانی کو چونکہ فرعون نے آپکو تابوت مین پانی کے اندر پایا تہا اسوجہ سے موسیٰ نام رکہا یا اس اعتبار سے کہ مو زبان قبطی مین پانی کو اور شا درخت کو کہتے ہین چونکہ آپ پانی مین درختون کی قریب ملے تھے اسوجہ سی موشا نام پڑا اوسی مُعرب کیا موسا ہوا اور رسم الخط مین الف مقصورہ سے لکہنا شروع کیا۔

موسم — ع — فصل کسی چیز کا وقت۔

مَہمیز — ع — لوہی کا کانٹا جو سوارون کے جوتے کی ایڑی مین لگا ہوتا ہے اصل مین مہماز تہا بقاعدۂ امالہ مہمیز ہوا مہماز اسم آلہ ہے۔

نادم — ع — شرمندہ پشیمان ندامت سی اسم فاعل ہے۔

نازنین - ف - صاحب ناز لفظ ناز اور کلمہ نین سے مرکب ہے
نداف - ع - دھننا ندف سی صیغہ مبالغہ ہے -
نصرانی - ع - عیسوی مذہب والا اس لفظ کی یون شرح ہے
کہ شہر ناصرہ جو بیت المقدّس کی قریب ملک شام مین ہی حضرت عیسےٰ
علیہ السّلام کا مولد تھا اسوجہ سے حضرت کا ناصری نام پڑا اور لفظ
نصرانی ناصری کیطرف منسوب ہی -
نفس - ع - دم اور ذات انفاس اسکی جمع ہی دم ناک کیطرف سے
ہوا کا آنا جانا ہے ایک بار ہوا کے آنے جانے کو نفس کہتے ہین
اور اگر ف کو ساکن س کو موقوف پڑھو تو اسکی معنی جان روح
اصل ہر شی اسکی جمع نفوس اور انفس ہی اہل تصوف کی نزدیک نفس کی
تین قسمین ہین نفس امّارہ نفس لوّامہ نفس مطمئنّہ -
نقل - ع - گزک جو شراب کی بعد کھاتے ہین اور ایک قسم کی
مٹھائی جو بادام یا چنے پر قوام لپیٹ کر بناتے ہین اور نقل کے معنی
ایک جگھہ سی دوسری جگھہ جانا -
وِغا - ف - لڑائی شور غوغا واو پر زبر کہنا محض غلط ہی -
ہراول - ف - جو فوج سب سے آگے رہی اسیطرح متعاقبہ پچھلی میمنہ
داہنی میسرہ بائین اور قلب درمیانی فوج کو کہتے ہین -

ہلال - ع - پہلی دوسری تیسری تاریخ کا چاند مادّہ اسکا ہلل ہے جسکے معنی کمی اور ضعیفی کے ہین اور فارسی مین ناخن کی کترن کو بھی کہتے ہین

ہُما - ف - ایک چڑیا کا نام ہی ہڈی کھاتی ہی اور جسپر اسکا سایہ پڑتا ہی بادشاہ ہوجاتا ہی مگر عقلا کی نزدیک یہہ بات بی اصل ہی اور بہمن بادشاہ کے لڑکے کا بھی نام ہے -

ہُوشیار - ف - ہُوش والا ہُوش اور یار سی مرکب ہی -

یاقوت - ف - ایک قسم کا جواہر سرخ زرد نیلے اور سفید رنگ کا ہوتا ہی سرخ کی سات قسمین ہین رمانی ارغوانی حلی حمری وردی بھی اکثر یاقوت کو بدخشان اور یمن سی نسبت کرتے ہین اور ایک خوشنویس کا نام ہے

یقین - ع - بی شُبہ اور مرگ کو بھی کہتے ہین اور شُبہ اور شک اوسی کہتے ہین کہ جسکے ہونے اور نہ ہونیکا برابر خیال ہو اور یقین کی تین درجے ہین اول علم الیقین جو کہ ثقہ لوگون کے سُننی پر اعتماد ہو دوسری عین الیقین جو اپنی آنکھہ سی دیکھکر کسی شی کی ماہیت پر خیال کری سوم حق الیقین جو کسی چیز کی ماہیت کو سبب جس اس سی دریافت کرے یا خود اوپر گذر جاے -

یہودی - ع - حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام کے پیرو اور یہہ یہودیہ کیطرف منسوب ہی جو یہودی اسکا مفرس ہی اور حضرت یوسُف علیہ السّلام کے بڑی بھائی کا یہودا نام تہا یہودی کی جمع یہود ہے -

دوسرا جزو محاورون کی تشریح

تشریح یہ کل محاورات اردو انٹرنس کورس مین موجود ہین اور کورس ہی کے اشعار انکی سند کو کافی ہین ہر ایک محاوری کے ساتھہ دو ہندسے لکھے ہین خط کے اوپر کا ہندسہ صفحہ کو اور نیچے کا عدد سطر کو بتاتا ہی اگر سند کی ضرورت ہو تو اردو انٹرنس کورس بابت ۲۲-۱۸۲۱ء مین دیکھنا چاہیے۔

آتش پکانا۔ ماتم کا سامان کرنا سیکورونا۔ ۷۱/۲۱

آنکھہ دکھانا۔ گھُرکنا۔ ۸۷/۱۵

آنکھونکا فرش کرنا۔ خوب غور سے دیکھنا گھورنا بڑی عزت سے پیش آنا۔ ۹۶/۱۰

آنکھونمین پھرنا۔ خیال مین رہنا تصور مین رہنا وہ آنکھون مین پھرتے ہین یعنی اونکا تصور رہے۔ ۱۱/۶

آنکھونمین خاک ڈالنا۔ ظاہر اور بدیہی بات سی انکار کرنا باوجود ثبوت کے نہ ماننا۔ ۷۹/۱۱

اپنی بیگانہ کی خبر نرہنا۔ بیخود بیہوش ہوجانا گھبراجانا۔ ۷۰/۸

اوڑا دینا۔ روپیہ پیسا بے فائدہ خرچ کر ڈالنا۔ ۷۴/۷

برباد ہونا۔ ضائع ہونا تباہ ہونا۔

بتّا دینا۔ دہوکھا دینا دم دینا۔ ۷۳/۱۲

بی نمک۔ بی لطف بی مزا۔ ۶۱/۱۶

بُرو نکی جانگو رونا۔ جبراً صبر کرنا ظالم کی شکایت کرنا۔ ۷۱/۱۴

پلیتھن نکالنا۔ خوب پٹینا تباہ کر دینا۔ ۴۴/۶

پیروی کرنا۔ کوشش کرنا تقلید کرنا ۱۳/۵

تہ و بالا ہونا۔ اولٹ پلٹ جانا کچھ کا کچھ ہو جانا تباہ ہو جانا۔ ۴۲/۱۹

ٹکٹکی باندہنا۔ غور سے دیکہنا گھورنا۔ ۹۸/۴

جلانا۔ رنج دینا شرمانا۔ ۱۱۹/۹

جہک کر سلام کرنا قائل ہو جانا مان لینا۔ ۸۹/۱۲

جی چورانا۔ سستی کرنا۔ ۸۱/۲

خاک چھاننا۔ واہی تباہی خستہ خراب پہرنا ذلیل اور خوار ہونا۔ ۷۱/۱۵

خاک نہ حاصل ہونا۔ کچھہ بہی نہ ملنا۔ ۱۰۹/۱۰

خانۂ خالا۔ بہت سہل بہت آسان آرام کی جگہہ۔ ۶۲/۱۹

خون کرنا۔ مار ڈالنا۔ ۱۷/۱۹

دستک دینا۔ دروازہ کھٹ کھٹانا سوتے وقت دعا پڑہ کے ہاتہہ پر ہاتہہ مارنا۔ ۱۶/۱۳

دلکو خون کرنا۔ مصیبت سہنا صبر کرنا ضبط کرنا۔ ۹۲/۱۳

دل دینا۔ عاشق ہونا۔ ۶۵/۷۰

دم نمارنا۔ چپ رہجانا خاموش رہنا۔ ۶۶/۵

ڈہول بجا کر کہنا۔ مشہور کرنا جتا دینا۔ ۸۰/۱۸

رات کٹجانا۔ صبح ہونا۔ ۶۴/۱۸

رنگ زندگانی۔ زندگی کا لطف۔ ۱۲۴/۱۸

سر اوٹھانا۔ غرور کرنا ظلم کرنا۔ ۱۱۸/۱۶

سر ہاتہہ پر رکہنا۔ مرنے پر طیار رہنا موت پر آمادہ رہنا۔ ۱۰۵/۲۵

طاق روزگار۔ یکتا بے مانند بے مثل۔ ۹۶/۳

عید ہونا۔ بڑی خوشی ہونا۔ ۷۰/۱۲

گردن مارنا۔ مارڈالنا قتل کرنا۔ ۲۰/۲۱

گل پھول کترنا۔ ہمیشہ نئی نئی بات نکالنا۔ ۶۲/۲

گل کھانا۔ غلام ہوجانا اپنے تئین داغ لینا۔ ۱۰۳/۵

گل کھلنا۔ عجیب بات ہونا نئی بات ہونا۔ ۱۰۲/۱۶

لہو پی پی کر رہنا۔ ضبط کر کر صبر کرنا۔ ۶۱/۱۸

مات کرنا۔ ہرا دینا مات کرنا شرما دینا۔ ۵۲/۲

مردہ دل۔ سید ہے ساد ہے۔ ۱۱۴/۱۹

فرا پانا۔ بڑے کام کا نتیجہ ملنا پھل پانا سزا پانا۔ ۵۸/۱۴

موتیوں سے موہنہ بھرنا۔ کمال خوشی کی وجہ سے بہت بھاری انعام دینا۔ ۶۶/۱۳

موہنہ چکنا کرنا۔ گپ ہانکنا ڈینگ مارنا گالی دینا۔ ۷۱/۳

نام رکھنا۔ اعتراض کرنا نقص نکالنا طعنہ دینا۔ ۵۴/۱۰

ہاتھہ ملنا۔ افسوس کرنا۔ ۱۰۰/۸

ہوا کا رنگ بدلنا۔ اور سے اور ہو جانا زمانہ کا رنگ بدلنا۔ ۹۰/۱۴

تیسرا جزو صوفیوں کی اصطلاحوں کی توضیح مین

یہہ کل اصطلاحات گلشن راز محمودی تصنیف شرف الدین علی یزدی اور اوسکی شرح تصنیف سید جیلانی اور شرح مثنوی روم مصنفہ شاہ افضل اللہ آلہ آبادی اور متن تجرید تصنیف خواجۂ نصیر الدین طوسی و دیوان حافظ وغیرہ مستند شعرا کے کلام سے لی گئی ہین علاوہ اسکے احتیاطاً وسنداً ہر ایک سند کیواسطے ایک ایک شعر حافظ کا یا اور کسی مستند شاعر کا لکھدیا گیا جسقدر حاشیے ابتک حافظ کے دیوان کے چھپے ہین انمین اصطلاحات مسطورسے وہی مراد لیگئی جو ہمنے درج کی۔

آب۔ خدا کا فیض جو عارفونکو حاصل ہووے (ز باغ وصل تو یابد ریاض رضوان آب

ابرو۔ جو دنیا داروں اور خدا کی درمیان پردہ ہی۔

باغ۔ عارفونکا مجمع۔ (رونق عہد شبابست دگر بستان را + میرسد مژدہ گل بلبل خوش الحان را)

بُت۔ وہ دل جس سی ہستی کے مظہر کا اثبات ہو سکی۔ (روزگاریست کہ سوداے بتان دین من ست)

بُلبل۔ خدا کا عارف چاہی علم الیقین کے درجے پر ہو یا حق الیقین کی رتبہ پر۔ (بلبل کی سند باغ کی سند مین دیکھو)

بسمل۔ جسی کسیقدر کیفیت باطنی حاصل ہو کر مسدود ہو گئی ہو۔

بُلہوس۔ ظاہری عاشق اور مجازی عاشق۔ (آتش) (عشاق بلہوس کو وہ پہچان جائین گے + چھپتی نہین ہی صورت بیمار و تندرست)۔

بہار۔ روحانی تجلی اور حقیقی عاشقون کا ولولہ۔ (باغ را مژدہ بہار آمد)

پیر مغان۔ شاہ افضل اللہ الہ آبادی شرح مثنوی شریف مین مرشد کامل سی مراد لیتی ہین اور اہل ایران حضرت علیؑ سی۔ (بمی سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید + کہ سالک بی خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا)

جام۔ محقق طوسی متن تجرید مین جام سی عارف کامل کا دل مراد لیتے ہین۔ (ساقی بنور بادہ برافروز جام ما + مطرب بگو کہ کار جہان شد بکام ما)

جدائی۔ دنیا دی جھگڑون مین پھنس کر عشق حقیقی سی الگ رہنا۔

(مولانا روم) بشنو از نے چون حکایت میکند + وز جدائیہا شکایت میکند)

جذب۔ کشش الہی سے مراد ہے۔

چشم۔ باطنی بصیرت یعنی ہیے کی آنکھہ۔ (سودا) (اس گلشن ہستی مین عجب دید ہی لیکن + جب چشم کھلی گل کی تو موسم ہے خزان کا)

حدیث۔ جو بات مرید مرشد سے سنے۔ (نصیحتے کنمت یاد گیر و در عمل آر که این حدیث ز پیر طریقتم یاد ہست)۔

حُسن۔ خداوند کریم کی صفات رحم کرم صنعت وغیرہ۔ (آدم ز روے حُسن تو گر بہرہ داشتی + از دیدنش بسجدہ نہ پرداختی ملک)

خزان۔ وہ لغزش جو مبتدی عارفون کو ہوا کرتی ہی۔

خلوت۔ وہ وقت جب عارف تمام دنیاوی امور سے مونہہ موڑ کر خدا کا دہیان کرے۔ (خلوت خاص ست وجای امن ونزہتگاہ انس)

خُمار۔ خدا کے بھیدون مین متحیر ہونا۔ (خمار عشق تو امشب دو اندر وہم ملولم کجاست وقت عبادت چہ جاے وقت دعا ست)۔

خواب۔ ظاہری زندگی۔ (اسکی سند لفظ خلوت کی سند مین گذری)۔

دہیان۔ خدا کا بھید (دہان او کہ خدا آفریدہ است از ہیچ + دقیقہ ایست کہ ہیچ آفریدہ نکشادہ است)۔

رُخسار۔ خدا کی وحدت۔ باز گفتم با من آن عارض گلگون میوش + ورنہ خواہی

ساغت مارا خستہ و مسکین غریب)۔

رقیب۔ قوای نفسانی اور نفس امارہ۔(زرقیب دیو سیرت بخدا ہی پناہم الخ)

رند۔ سچا عاشق۔(حافظا می خور و رندی کن وخوش باش ولے)۔

روی۔ سچی توبہ۔(چو دیدم روے خوبش سجدہ کردم)

زاہد۔ ریاکار اور بقولے جو معرفت حق سی نا آشنا ہو۔(راز درون

پردہ زرندان مست پرس ٭ کین حال نیست زاہد عالیمقام را)

زلف۔ کشش روحانی۔(زلفت ہزار دل بیکے تار مو ببست)

زنار۔ ظاہری مذہب اور بعض کی نزدیک یکرنگی۔(کافر عشقم مسلمانی

مرا درکار نیست ٭ ہر رگ من تار گشتہ حاجت زنار نیست)

ساغر۔ حق کے تصورات مین محو ہونا۔(ساغرمی برکفم نہ تاز سر ٭ برکشم

این دلق ازرق فام را)

ساقی۔ مرشد حقیقی۔(اسکی سند جام کی سند مین ہے)

شراب۔ شرف الدین علی یزدی شرح گلشن راز محمودی مین

فرماتی ہین کہ شراب سی خدا کی پہچان مراد ہے اور محبت سی بہی

مراد لیتے ہین۔(اسکی سند بہی جام کی سند مین ہے)

صبا۔ جو عاشق اور معشوق حقیقی کا درمیانی ہو کہین الہام کہین خضر

جبریل کہین عالم رویا سی مراد لیتی ہین۔(ای صبا با ساکنان شہر یزد از ما بگو الخ)

صبا ۔

صیاد۔ خدا کی یاد سے غفلت۔ (ای وای بر اسیری کز یاد رفتہ باشد ٭ در دام ماندہ باشد و صیاد رفتہ باشد)۔

عارف۔ خدا کا بھیدی۔ {پھر عارف رنگ و بو توحید کی ہر گل مین ہے / نقطِ واحد ہے عدد مین لاالٰہ و اللہ کا

عاشق۔ وہ خدا کا طالب جو علم الیقین کے درجے پر ہو (گمان مبر کہ بدر تو عاشقان ہستند ٭ خبر نداری از احوالِ زاہدانِ خراب)۔

عریانی۔ تکلفات دنیاوی اور ظاہری کو چھوڑنا۔ (بسوز و ساز وصل و ہجر دارم طرفہ حیرانی ٭ نمیگنجم بہ پیراہن نمیسازم بعریانی)۔

عشوہ۔ خدا کے جمال کی روشنی۔ (دلم از عشوۂ شیرین شکر خای تو خوش)۔

عید۔ حق الیقین کے درجے پر پہونچنا اور معشوق کا وصل (روزہ یکسو شد و عید آمد و دلہا برخاست الخ)

غمزہ۔ امید و بیم۔ (غمزۂ ساقی ز چشمِ می پرستان بردہ خواب)۔

قد۔ خدا کی ذات۔

کافر۔ جناب باری کا عاشق۔ (کافرِ عشقم مسلمانی مرا در کار نیست ٭ دیگر (رقیتکے کافر ایمانے ندارد)۔

کعبۂ مقصود۔ محبوب حقیقی کے وصل کی جگھہ (یا رب این کعبۂ مقصود تماشا گہہ کیست)

کفر۔ عشق الٰہی۔ (اسکی سند کافر مین بس ہے)

گُل - اللہ تعالےٰ کی پہچان اور ذوق او رمزا - (تخت زرین زد است گُل بچمن الخ) -

لَب - جو سختیان عارف کو سدِّ راہ ہوتی ہین - (لعل سیراب بخون تشنہ لبِ یار منست الخ) -

لُطف - عاشق کا معشوق کی خدمت مین مقبول ہونا (روی خوبت آیتِ از لطف بر ما کشف کرد ٭ زان سبب جز لطف و خوبی نیست در تفسیر ما) -

محتسب - ظاہر پرست - (محتسب را درون خانہ چہ کار + (دیگر) از برای بادہ می باید زدن محتسب را حد و بیحد و حساب) -

مُرشد - جو طالب حق کو حق کا وصل کراوے - (ملامتم بخرابی مکن کہ مرشد عشق ٭ حوالتم بخرابات کرد روز نخست ٭ در خراباتِ مغان نور خدا می بینم) -

مُرید - خدا کا طالب - (مرید پیر مغانیم الخ) -

مسجد - عبادت باطنی کی جگہہ اور صفات الٰہی کی ظہور کا مقام (غرض ز مسجد و میخانہ ام وصالِ شماست الخ) -

مُصحف - خدا کی تجلی -

مُطرب - توحید کا قایل - اسکی سند جام کی سند مین گُذری) -

مُغبچہ - روح انسانی اور بقول جودت - (گر چنین جلوہ کند مغبچۂ بادہ فروش) -

ناصح- ظاہری شریعت کا پابند- (ناصح ناکس کی باتون پر کوئی جاتا ہے کہیں آدمیخانہ چلیین تم کہ کہنے پر گئے)-

نقاب- جو چیز معشوق حقیقی کے وصل کی مانع ہو (نقاب چہرۂ مقصود بود مطلب ما)-

نے- خودی کو چھوڑ کر فنافی اللہ کے درجے پر پہونچا ہوا (اسکی سند جدائی کی سند مین دیکھو)-

واعظ- ریاکار اور خدا کی معرفت سی ناواقف- (ناصح کی سند اور واعظ کی ایک ہے)-

وصل- دنیا کو اور اوسکے متعلقات کو چھوڑ کر حق الیقین اور فنافی اللہ کے درجی پر پہونچنا- (اسکی سند لفظ آب مین گذری)-

چوتھا جزو بیری سر تک کل اعضا کی تشبیہین اور استعارات

واضح ہو کہ شیخ امام بخش ناسخ اور خواجہ حیدر علی آتش نی (جنکی زباندانی اور سخن وری پر فی زماننا کوئی حرف گیری نہین کرسکتا) انہی اشعار مین یہہ کل الفاظ اعضا کی تشبیہون اور استعارون مین استعمال کیے اگر ہر ایک لفظ کیواسطی سنداً ایک شعر لکھا جاتا تو کوئی ڈہائی سو شعر لکھی جاتی اس صورت مین یہہ مختصر رسالہ مطول ہو جاتا مگر ایک ایسا

پتہ لکھا جاتا ہی کہ اوس سی معاً جس لفظ کی سند کی ضرورت ہو تو مذکورہ دیوان مطبوعہ منشی نول کشور صاحب سی پتہ مل سکتا ہی ہر لفظ کی قریب ایک خط کی اوپر **ن** یا **ش** لکھا ہوا ہی **ن** سے ناسخ اور **ش** سے آتش کا دیوان مراد ہی ہر ایک خط کے نیچے ایک ہندسہ ہے وہ اوس صفحہ کو بتاتا ہی جسمین تشبیہ یا استعارہ مطلوب واقع ہی۔

مانگ ۔ کہکشان ۔ (شب دیجور مین ایک کاہکشان پیدا ہے) **نہر** (نہر ہو جائیگی جاری پردہ ظلمات مین) **راہ ظلمات** مانگ اوس کافر کی سیدی ہی راہ ہی ظلمات کی) **برق** عیان موی سیہ مین اوسکے یون فرق + سیہ بادل مین چمکی جسطرح برق) **خط زر** (کہکشان برجبیں کہنچا ہو خط زر) **شعلہ طور** (عیان موی سیہ سے فرق پر نور + بیرنگ شعلہ بالای سر طور) **خانہ زنجیر** کوچہ گیسو کی سودے مین فنا ہوتی ہی روح + خانہ زنجیر مین اے دل در آنا چاہیی

زلف ۔ دام (ن ۲۴) زنجیر (ن ۲۷) سنبل (ن ۲۹) افعی (س ۲) رات (س ۵۳) ملک شام (ن ۹) مشک (س ۵) عنبر (س ۵۰) سودا (س ۵۷) کالی گھٹا (س ۱۲۹) کمند (س ۸۴) پھانسی (س ۱۰) ابر سیاہ (س ۱۲۶) لام نستعلیق

لام نستعلیق کا ہی اوس بت کافر کی زلف + ہم تو کافر ہین اگر بندہ نہ ہوے اسلام کے

شکنجہ (س ۲۷) سواد کعبہ ۔ بلا (س ۶۳) فتراک ۔

دود شمع (ن/۴۹) ستارہ کا دنبالہ (ن/۶۰) تاتار (س/۴۳)

تازیانہ (س/۱۴۲) ختن (س/۴۳) بحر طویل (ن/۱۱۸) سورہ

واللیل (عشقی) (رخ ہے والفجر اگر زلف ہی واللیل ایماہ ÷ سورۂ نور ہین

دونو یہ طرح ذار ابرو) ملک حبش (ن/۱۶۲)۔

پیشانی — صبح صادق (س/۱۶۵) ہلال (س/۱۲۱) آفتاب

(ن/۵۶) آئنہ (ن/۴۷) ماہ — محراب کعبہ (س/۴۸)۔

کان - گل (س/۴) صدف (ن/۴۹) دہان مار (ن/۱۱۱)

چشم - آہو (ن/۵۷) نرگس (ن/۲۹) آئینہ (س/۹۸)

صیاد ÷ مردم بیمار (س/۴۹) پیالہ (س/۱۹۹) بادام (ن/۴۷)

ترازو کے پلہ (س/۱۸۲) ترک - (چہ کم بود از پئ قتل من این دزدیدہ

دیدن ہا ÷ کہ چشم ترک را آموختی خنجر کشیدن ہا)

ابرو — طاق (س/۱۹۹) محراب (ن/۱۱۲) بسم اللہ ÷ تلوار

(س/۸۱) بیت (س/۴۲) کمان (ن/۹۶) نیمچہ (س/۴۵) مطلع

(ن/۲۸) ہلال (ن/۳۹) شاخ آہو (ن/۳۱) سورہ نور قوس قزح

(ن/۱۲۵)

مژگان — تیر (س/۴) ارّہ (س/۶۳) نیش (س/۲۴)

خار (ن/۳۵) چھری (س/۹۴) نشتر (س/۲۲) برچھی (س/۹۸)

مہمیز (س ۱۶۲) ترکش لشکر کی قطار (س ۱۱۹) شیر کے ناخن (ن ۹۱)۔

بینی۔ الف گل زنبق (س ۱۵۵)

رخسار۔ گل (س ۴۹) تاریخ مصحف (س ۸۲) برق (ن ۸۱) آتش (س ۸۰) گنج (س ۲۲۹) آفتاب (ن ۵۵۴) قہباد (س ۲۲) گلدستہ (تیری رخسار کا مضمون جو ای جان جہان باندھا ہے تو گویا ہم نے ایک گلدستہ باغ جنان باندھا)

غبغب۔ سیب (س ۶۲) بہی (س ۷) صبح حلب

زنخدان۔ چاہ (س ۵۷) سیب (ن ۳۷) حوض کوثر (س ۱۷) چاہ زمزم (س ۱۹۹) چشمہ حیوان (ن ۹۱)۔

لب۔ لعل (س ۴۳) عُنّاب (س ۴۸) یاقوت (س ۲۵۸) عقیق (س ۱۶۵) شفتالو (س ۳۷) پستہ (س ۶۴۳) برگ گل۔ +

دندان۔ گوہر (س ۴۳) الماس (ن ۷) موتی (س ۴۴) برق (س ۲۴۸) دانہ انار (بعد فنا خیال ہین دندان یار کے + لوٹا کیے بہشت مین دانہ انار کے) ستارہ (ن ۵۱) قطرہ ہائے شبنم (ن ۵۸)۔

زبان — سوسن مقراض —

دہن — دہم (س/۸۱) نقطۂ اقلیدس — چشمۂ شیریں (س/۲۴) غنچہ (س/۲۳۰) آب حیوان (س/۴۳) جوہر فرد — جزو لایتجزّا — میم — ہیچ —

چہرہ — گلشن (س/۸۶) آفتاب (س/۵۵) چراغ طور (س/۷۹) مہتاب (س/۴۴) گل (ن/۳۹) شمع (س/۸۴) دن — گلدستہ —

گلو — صراحی (س/۵۰) بیاض (س/۱۴۷) صبح —

شانہ — شیشہ —

سینہ — آئینہ — کعبہ — سطح مستوی —

ہاتھ کا پنجہ — ید بیضا — پنجۂ مرجان (ن/۱۳۵) برگ چنار (ن/۱۲۵)

کمر — رگ گل (س/۵۲) برگ گُل (ن/۱۰۳) عدم (س/۳۴) بال (س/۵۸) چیتے کی کمر — زُنّار (ن/۸۵) (قدر) مرگ کی آنکھ تو چیتے کی کمر پائی ہے)

ساق — شمع کافوری (ن/۱۱۱) بلور — شاخ گُل (ن/۸۵) بیاض صبح محشر —

دل — سیماب (س/۲۹) آئینہ (ن/۱۶) کنول (س/۲۳۹) مرغ بسمل طاؤس (ن/۸۴) ماہی — شیشہ (س/۷۷) آہو — پروانہ (ن/۱۱۵) خدا کا گھر — کبوتر (س/۲۶) سبز چنار (ن/۳۷) غنچہ (ن/۵۰) سنگ (ن/۱۱۶)

قد — قیامت (س/۴۹) آفت (ن/۲۶) سرو (ن/۲۶) شمشاد (ن/۲۶)
صنوبر (س/۴۴) الف (ن/۴۴) نیزہ — مصرعہ (س/۹۲) طوبی (ن/۳۷)

تلوہ — ماہ — مہر — آینہ — شفق —

خال — ہلال (س/۹) کافر (س/۴۵) ہندو (س/۳۵) زنگی بچہ (س/۲۴۶)
باروت کا دانہ (قائم النار ہے باروت کا دانہ کیسا) فلفل (ن/۲۴)
گوی سعادت (س/۱۹۹) نگین حدید (س/۱۹۸) نمکدان (س/۱۲۱) گنجد
(خال بیجا ہی نہین دیدۂ دلدار کے پاس * تل بھی صدقہ کے لیے رکھتے ہین بیمار کے پاس)
کالا دانہ — نافۂ آہو — مردم چشم ملائک (ن/۱۰)

معشوق — گل (س/۲۲۴) کافر (ن/۵۰) جان — سرو — لالہ رخ —
گلبدن (ن/۱۴۳) ماہ (ن/۱۴) رشک ماہ (ن/۷۵) خورشید — قاتل —
ظالم — سفاک — سیم بر — عشوہ گر — دلبر — دلربا — نازنین
(س/۲۱۸) جامہ زیب (س/۹۵) گل اندام (س/۲۲۲) گلرو — ترسا بچہ
مغبچہ — شاہ — ملک الموت وغیرہ وغیرہ —

عاشق — بلبل (ن/۷۵) قمری (ن/۷۶) پروانہ (ن/۱۳۷) دیوانہ —
خونی کفن — مجنون (ن/۹۲) بخت خوابیدہ — مقتول — گریبان چاک وغیرہ

پانچوان جزو قصص اور تلمیحین اور شعرا اور بادشاہونکی تذکری

آتش خواجہ حیدر علی ولد خواجہ علی بخش لکھنؤ کے رہنی والی کا تخلص ہے غلام ہمدانی مصحفی امروہوی کے شاگرد تھے اکثر کا قول ہی کہ اردو شاعرون مین نہ توکیسکی ایسی شستہ زبان ہوئی اور نہ کسی نے ایسی نازک خیالی کی ہان اسمین توشک نہین کہ زبان کی خوبی مین یہہ بی مثل تہے اور تشبیہ کا لطف بہی انہین کا حصہ تہا ناسخ اور یہہ دونون ہم عصر تہے انکے شاگرد ناسخ کو اور ناسخ کے شاگرد انکے عیوب نکالا کرتے تہے جسقدر آتش کے شاگرد ہین شاید کسی ہندی شاعر کی ہون گے کوئی ایسا شہر نہین جہان انکے دو چار شاگرد نہ موجود ہون اکثر انکے شاگرد بڑے نام آور اور صاحب دیوان ہین سنہ ۱۲۵۳ ہجری مین راہی ملک جاودانی ہوئے اس شعر مین انکی تاریخ کا مادہ نکلتا ہے شعر شد عیان سالش از دل پرسوز ﴿ سوز پُر درد آتش ہندی ﴿ امیر خسرو آپکی والد ماجد سیف الدین ترکستان کی ایک نامی امیر تہے جب اون ملکون مین چنگیز خان کا فساد ہوا ہندوستان مین تشریف لائی سلطان محمد تغلق نے جو اوسوقت ہندوستان کا بادشاہ تہا انکی بہت قدر کی یہہ بزرگوار

کافرون کی فساد مین شہید ہوئی اور اونکی حضرت امیر خسرو قائم مقام ہو
آخر کو معرفت الٰہی کا ولولہ ہوا دنیا اور ما فیہا کو چھوڑ حضرت نظام الدین
اولیا علیہ الرحمۃ کے مرید ہوی فقر مین بہی ایسا درجہ حاصل کیا کہ خود
آپکے مرشد فرماتے تہی کہ قیامت کی روز مین اس تُرک کی ذریعہ سے
بخشا جاؤنگا جب ہندوستان مین حضرت مصلح الدین سعدی تشریف
لائی دہلی مین آکر آپسی ملے عرصہ تک باہم شعر اور فقر کا چرچا گرم رہا
سبب آپکی تصنیفات مثنوی دیوان خمسہ قصائد غزلیات مین چار ہزار
شعر ہین ۷۵۲ھ ہجری مین عالم فانی کو روانہ ہوی اور اپنی مرشد کے
پہلو مین دفن ہوی مثنوی شیرین خسرو لیلےٰ مجنون انکی تصنیف
سی ہی اور خُسرو مرزا محمد کیخسرو عرف مرزا احمد خان ولد مرزا محمد خرم بخت
کا بہی تخلص ہی یہہ شاہ غلام قادر کے مُرید تھے۔

انوری — انکا نام احد الدین ہی قلعہ ابیورد متعلقہ خراسانکی
رہنی والے تہے مدرسہ منصوریہ واقع ملک طوس مین تحصیل علم کی
بڑی عالم اور حکیم ہوی ہین خصوص علم نجوم مین انکی بڑی دہوم تہی
انکی شعر گوئی کی ابتدا یون ہے کہ یہہ بیچارے باوجود علم و فضل کے
نہایت ہی عسرت مین تہے اسی حالت مین انہون نی قصبہ ڈاکان مین
جو مشہد کے قریب ہی ابو الفرج اوسوقت کی ملک الشعرا کو دیکہا

اوسکے احتشام کو دیکھکر اپنے دل مین کہنے لگے کہ مین ایسا عالم
اور حکیم اور اسقدر محتاج اور ابوالفرح بجز شعر گوئی کے کچھہ بہی لیاقت
نہین رکھتا اور ایسا امیر لاؤ مین بہی طبعیت کو شعر گوئی پر زور دون
اوسی شب کو بادشاہ کی تعریف مین ایسا قصیدہ کہا کہ لوگ حیران
ہوگئے اور ابوالفرح شرماگیا اوس قصیدہ کا مطلع یہہ ہے

گر دل و دست بحر و کان باشد ؛ دل و دست خدائگان باشد

پھر تو ایسے ایسے قصیدہ کہے کہ کوئی ایسا قصیدہ گو نہین ہوا بلکہ اکثر کی
یہہ رائے ہے کہ انوری نظم فارسی کا چوتھا رکن تہا یعنی اول
حکیم ابوالقاسم فردوسی طوسی دوم شیخ نظامی گنجوی سوم
حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی چہارم احدالدین انوری اول
انوری کا تخلص خاوری تہا پھر تغیر ہوا آخر کو انوری ہوا ۵۸۶ھ مین
انتقال کیا بلخ مین انکی قبر ہے —

اورنگ زیب عالمگیر ابن شاہ جہان

۱۶۵۸ع مین یہہ بادشاہ اپنے باپ کو قید کر کے تخت نشین ہوا تعصب سے
بھرا ہوا تہا اور یہی تعصب مغلیہ سلطنت کے زوال کا باعث ہوا
فن جنگ مین با تجربہ تہا اپنے بہائیون اور مرہٹون سے بڑی بڑی
لڑائیان لڑا اور اکثر فتحیاب رہا ۲۱ - فروری ۱۷۰۷ عیسوی کو

۹۳ - برس کی عمر کے بعد رہ گرای عالم باقی ہوا تاریخ ہند دیکھو —

بید مجنون

بید کی ۱۷ سترہ قسمین ہین ازانجملہ ایک یہہ بھی قسم ہی بنظر خمیدگی اوتیلے پن کے اسے مجنون سے منسوب کرتے ہین —

جلال الدین محمد اکبر شاہ

یہہ شاہنشاہ ہند مُغلیہ خاندان مین ۱۴ - اکتوبر ۱۵۴۲ء کو پیدا ہوا ۱۳ برس کی عمر مین تخت نشین ہوا بہمہ صفات موصوف تھا اسکے وقت مین ہندوستان کی سلطنت کمال کو پہونچی اکثر مورخون کا قول ہی کہ ایسا بادشاہ اس ملک مین تو کیا بلکہ کسی ملک مین نہوا ہوگا ۱۶۰۵ء مین ۵۱ برس سلطنت اور ۶۳ برس عمر کے بعد آگرہ مین انتقال کیا مفصل کیفیت تاریخ مین دیکھو —

چنار

ایک بہت بڑی درخت کا نام ہے اسکی پتی انسان کے پنجہ کے ہم شکل ہوتے ہین رات کو انسی چنگاریان برستی ہین ہزار برس اس درخت کی عمر ہوتی ہے —

حضرت ابراہیم علیہ التسلیم

۱۹۹۶ برس قبل حضرت عیسیٰ علیہ الثنا کے نمرود بادشاہ کیوقت مین

پیدا ہوئی آپکے باپ کا نام آذر تھا بقول اہل اسلام آذر بت بنایا
کرتے تھی نمرود حام بن نوح کا پرپوتا تھا شہر بابل نمرود ہی نے
آباد کیا لوگون کی بولیان اسکے وقت سے تبدیل ہوئین پہلا
بادشاہ بھی اسیکو قرار دیتے ہین نمرود اس درجہ کا فر تھا کہ اپنی تئین
خدا کہتا تھا جب حضرت ابراہیمؑ نے ہوش سبنھالا اور لوگون کو
نمرود کی عبادت کرتے دیکھا تو وعظ کہنا شروع کیا چنانچہ سبھون نے
نمرود کی عبادت چھوڑکر خدا کی عبادت شروع کی اسوجہ سی نمرود کی
دلمین دشمنی کی آگ بھڑکی اور ۲۰-۲۰ گز کا احاطہ کھینچکر اور اوسمین
لکڑیان جمع کرکے پھونک دین اور حضرت ابراہیمؑ کو گوپھنے سے
اوسمین پھینک دیا خدا کی قدرت دیکھو وہ آگ باغ ہوگئی اس
معجزہ سی نمرود مائل بہ ایمان ہوا مگر اوسکے وزیر ہامان نے
دولت ایمان سی باز رکھا تب نمرود نے کہا کہ ای ابراہیم اگر تیرا
خدا مجھہ سے زبردست ہی تو اوس سی کہو کہ مجھہ سے مقابلہ کرے
جو غالب آئی وہی خدائی لیلے تب تو دریاے قہر الٰہی جوش زن ہوا
اور حضرت ابراہیمؑ کے پاس وحی آئی کہ نمرود سے کہو خبردار رہے
ہم فلان تاریخ مقابلہ کا لطف دکھائین گے تاریخ معینہ کو نمرود
بہت بھاری فوج لیکر ایک بڑی میدان مین صف آرا ہوا ادھر سے

حضرت ابراہیم تنہا تشریف لیگئی نمرود نے حضرت کو اکیلا دیکھکر
طنز سے کہا کہ بتا تیرے خدا کا لشکر کہان ہے یہہ کہتے ہی ایک ابر
سیاہ نمودار ہوا نمرود نی جب غور کیا تو کیا دیکھتا ہی کہ کروڑون
مچھر چلے آتے ہین تب حکم کیا کہ زور زور نقارے بجاؤ کہ مچھر بھاگ جائین
مگر وہ مچھر کب بھاگ نی والے تھے ایک ایک کی لاکھہ لاکھہ چپٹ گئی لہو بوٹی
سب چاٹ گئی نمرود اپنی عورتون مین جا چھپا وہان ایک لنگڑا مچھر
اوسکی ناک کیطرف سی دماغ مین جا نیش زن ہوا غرض اوسکی نیش زنی
سی نمرود کو بجز سر کوٹانے کی کسیطرح چین نہ آتا چالیس دن اسی فکر مین
گرفتار رہا پھر داخل فی النار ہوا حضرت ابراہیم کی دو بی بیان تھین
ایک کا نام حضرت سارہؓ اور دوسری حضرت ہاجرہؓ حضرت سارہؓ سے
حضرت اسحاقؑ اور حضرت ہاجرہؓ سی حضرت اسمٰعیلؑ پیدا ہوی اور کعبہ کی
بنا بھی حضرت ہی سے شروع ہوئی حضرت ابراہیم نی ۱۷۵ برس کی
عمر مین ۱۸۲۲ برس قبل حضرت مسیح کی وفات پائی —

حضرت ادریس علی نبینا وعلیہ السلام

آپ قابیل کے بیٹے ہین ۳۲۸۲ برس قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدا ہوے
بہت بڑے عابد اور خدا کے فرمانبردار تھے ۱۲۰۰۰ تسبیح روز پڑھتے تھے

اس عبادت کا یہ نتیجہ ملا کہ ۳۶۵ برس کی عمر مین آسمان پر بلا لیے گئے
اب چھٹے آسمان پر موجود ہین عبادت مین مصروف ہین ہمارے
مذہب کے موافق چار پیغمبر حضرت ادریس عیسیٰ الیاس خضر علیہم السّلام
ہنوز زندہ ہین اول دو صاحب آسمان پر اور آخر دو صاحب
زمین پر حضرت ادریس کو الوخ کہتے ہین —

حضرت خضر علیہ السلام

بعض کے نزدیک آپ نبی تھے اور بعض کے نزدیک ولی و ذی قرآن اقدس
اور بائبل مقدّس مین آپکا نام نہین البتہ مفسرین کا اجماع ہی کہ اس
آیہ کریمہ اِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ مین مخاطِب حضرت موسیٰ ا
اور مخاطَب حضرت خضر ہین آپ آبحیات پینے کی وجہ سے ہمیشہ زندہ ہین
گمراہون کو راستہ بتاتے ہین جہان آپکا قدم پڑتا ہے وہان سبزہ
اُوگ آتا ہے —

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام

آپ حضرت مریم کے بطن سے بغیر باپ کے شہر ناصرہ مین پیدا ہوے ہین
حضرت ابراہیم سے آپ تک ۴۲ پشتین گذری تھین عجز و انکسار رضا و
توکل آپ پر ختم تھا انجیل مقدس آپ ہی پر نازل ہوئی جب آپ کا
سن شریف ۳۰ سال کا ہوا معہ اپنے بارہ حواریون یعنی صحابیون کے

شہر شہر اور قصبہ قصبہ وعظ فرمانا شروع کیا اور بیشمار معجزونکی ذریعہ سے
ہزارون کو مذہب حق پر لائی چونکہ بعضے یہودی آپکی شفاعت کے
منکر تہی اور آپکو مسیح نہین سمجھتے تہی اسلیے اونہون نی ۳۳ برس کی
عمر مین حضرتؑ کو مصلوب کیا عیسائیون کے عقائد کے موافق
تیسرے روز پہر آپنے اوٹھکر اپنی رسالت اور شفاعت جتائی
اپنی شاگردون اور پیرؤون کو تشفی دی اوسکے چالیس روزکی بعد
اونہین لوگون کے سامنے آسمان پر تشریف لیگئی جہان آپکے
بہت سی معجزہ ہین از انجملہ مردہ کو زندہ کردینا بھی ہی قریب قیامت کے
پہر آپ تشریف لائینگے۔

حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام

آپ بنی اسرائیل کی خاندان سی ۱۷۱۵ برس قبل حضرت مسیح کے
پیدا ہوی یہودی آپکی اُمت ہین توریت مقدس آپ ہی پر
نازل ہوئی فرعون بادشاہ نے قبل آپکی پیدایش کے حکم دیا تہا
کہ بنی اسرائیل مین جو لڑکا پیدا ہو فوراً قتل کرڈالا جاوے
اونہین دنون آپ پیدا ہوے آپکی والدہ نی خوف مذکور کی باعث
ایک سینٹھون کا تابوت بنا اوسمین آپ کو رکھ دریائے نیل مین
چھوڑ دیا اتفاقاً یہہ صندوق بہتا ہوا فرعون کی بیٹی کی نظر پڑا

اوسنے صندوق نکلوایا تو حضرتؑ کو پایا بڑی محبت سے آپکی پرورش کی
یہان تک کہ آپ جوان ہوے ایک روز حضرت موسیؑ نے ایک قبطی کو
بنی اسرائیل پر زیادتی کرتے دیکھکر قتل کر ڈالا اوس وجہ سے
فرعون نے آپکے قتل کا حکم دیا تب حضرت موسیٰؑ مدائن چلے گئے
وہان حضرت شعیب کی بیٹی صفورہ سے آپکا نکاح ہوا وہین چالیس برس
آپنے گلہ بانی کی ایک مرتبہ سیناکے اطراف مین تجلّی بہی دیکھی پھر بحکم
خدا آپ مصر مین تشریف لائے اور کل بنی اسرائیل کو کنعان
لیچلے فرعون نے معہ لشکر کے تعاقب کیا خدا کے حکم سے بحر قلزم کا
پانی الگ الگ ہوگیا حضرت موسیٰؑ معہ بنی اسرائیل کے اوتر آئے
جب فرعون کا لشکر اوسی راستہ قلزم مین پہونچا پانی ملگیا
کل لشکر جہنم واصل ہوگیا پھر راستہ مین کوہ طور پر آپکو شریعت یعنی
مذہبی قانون عطا ہوا حضرت موسیٰؑ چالیس برس بنی اسرائیل کے ہادی رہے

قارون

آپ کی چچا کی بیٹے کا نام تھا قارون نے علم کیمیا کے ذریعہ سے
جو حضرت موسیٰؑ ہی سے اوسے حاصل ہوا تھا اسقدر مال جمع کر لیا تھا
کہ صرف چالیس خچّر اوسکے خزانہ کی کنجیان تھین حضرت موسیٰؑ نے
قارون سے فرمایا کہ ہزار دینار مین سے ایک دینار زکوۃ دیا کر

اس حکم کو سنتے ہی قارون منحرف ہوگیا بلکہ اور لوگون کو بھی ورغلانا
کہ تم موسیٰؑ کی پیروی چھوڑ دو وہ یہہ چاہتا ہے کہ ہم لوگون کی
دولت زکوۃ کے بہانے سی لیلے کچھہ روز بنی اسرائیل باغی رہے
انجام کار سب توراہ پر آگئے صرف قارون بغی رہا غرض حضرتؑ کی
دعا کی موافق زمین پھٹ گئی اوسمین قارون دہنس گیا اوسکے بعد
قارون کا مال اور اسباب بھی اوسی زمین مین سماگیا جسمین لوگ
حضرت موسیٰؑ پر طمع کی تہمت نہ کرسکین حضرت موسیٰ نی ۱۲۰ برس کی
عمر مین ۱۵۱۴ برس قبل حضرت مسیح علیٰ نبینا و علیہ السلام کے
وفات پائی حضرت ہارون آپکے بھائی تھے ۔

حضرت نوح علیہ السلام

آپ ۲۹۴۸ برس قبل حضرت مسیحؑ کے پیدا ہوسے اور جب
حضرت ادریسؑ آسمان پر تشریف لیگئے تو حضرت لوگونکی وعظ مین
مصروف ہوی جب سیاہ دلون نے کسیطرح حضرت نوحؑ کی
نصیحت نہ مانی تب حضرت نوحؑ کی دعا کی موافق قہر الٰہی کی آمد ہوئی
حضرتؑ نی ایک کشتی ۳ سو ہاتھہ اونچی طیار کی اوسمین ۸۰ آدمی
معہ اپنی بی بی اور بیٹون حام سام یافث کی بٹھائی اور ایک ایک
جوڑا ہر قسم کے جانورونکا کشتی پر بھی بٹھلا لیا اسکے بعد آسمان سے

پانی برسنا شروع ہوا اور زمین کی چشمی کھل گئے کشتی تو پانی پر رہی اور سب کا قوم معہ اپنی گھر بار کے غریق قہر ہوگئے پھر حضرت نوح کی کشتی کوہ ارتہہ پر (ہماری مذہبی کتابون مین جسکا کوہ جودی نام لکھا ہے) ٹھہری ۲۳۴۸ برس قبل عیسیٰ علیہ السلام کے طوفان شروع ہوا تہا حضرت نوحؑ طوفان کے بعد ۳۶۵ سال اور جیے اور آپ کی عمر ۹۵۰ برس کی ہوئی اب جو دنیا ہے وہ آپ ہی کے تینون صاجزادون کی اولاد ہے مشہور ہے کہ ایک بڑھیا کی تنور سے طوفان شروع ہوا تہا حضرت نوح کے احوال مین قرآن شریف اور بی بل مقدس کا بہت اتفاق ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام

یاد رکھو کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے دس صاجزادے تھے انمین سے حضرت یوسف اور بن یامین راحیل کے شکم سے پیدا ہوے حضرت یوسف کنعان مین ۱۷۴۷ برس قبل حضرت مسیحؑ کے پیدا ہوے حسن باطنی کا تو کیا کہنا پیغمبر ہی تہے پر حسن ظاہری مین بھی ایسی ہوے کہ اونکی نظیر اونہین کو سمجھنا چاہیے حضرت یعقوبؑ بہ نسبت اور بیٹونکے آپکو زیادہ چہتے تہے اس پیار کا حضرت یوسفؑ کے آٹھون بڑے اور سوتیلے بھائیون کو بڑا حسد ہوا اس حسد کی وجہ سے

بکریان چرانے کے بہانہ جنگل مین لیجاکر انکے قتل پر مستعد ہوے
روبین نی کہا نہ کرو پھر یہہ ٹھہری کہ آپکو کوئین مین چھوڑ کر اور اونکے
کپڑی لہو مین ڈبوکر گھر لیجائین اور باپ سی کہین کہ یوسف ؑ کو
بھیڑیا لیگیا ہی چنانچہ ایسا ہی کیا اس کیفیت سی جو حضرت یعقوب ؑ کو
ملال ہوا اوسکے بیان مین زبان قلم لال ہے اب خدا کی قدرت کا
لحاظ کرو اوسی کوئینکے قریب ایک اسمعیلی قافلہ جو مصر سے مدائن کو
جاتا تھا آٹھہرا اس قافلہ کے آدمیون نے پانی بہرتے مین
حضرت یوسفؑ کو دیکہا اور کوئین سے نکالا انکے بھائی پھر پہونچے
اور اپنا غلام کہکر اونہین قافلہ والون کے ہاتھہ بیس ۲۰ روپیہ کو
بیچڈالا پھر قافلہ والون نے آپکو بوطیفار عزیز مصر کے ہاتھہ
جو فرعون کا سردار تھا فروخت کرڈالا بوطیفار کی زوجہ زلیخا
آپ پر عاشق ہوکر وصل کی خواہان ہوئی حضرت نی انکار کیا
اوس انکار کی وجہ سے زلیخا نی حضرت یوسفؑ کو قید کرایا اتفاقاً
اوسی قیدخانہ مین ایک فرعون کا نان پز اور ساقی بھی قید تھا
حضرت یوسفؑ نی ساقی اور نان پز کے خواب کی تعبیر تبلائی حضرت کے
تعبیر کے موافق نان پز قتل اور ساقی بحال ہوا ساقی سے فرعون سے
حضرت کا کمال مع اپنی تمثیل کے بیان کیا فرعون نی بصد اعتقاد

حضرت یوسف

حضرت یوسفؑ کو بلا کر اپنی خواب کی تعبیر پوچھی حضرت نی ارزانی کی بعد
گرانی کا ہونا بتلایا جب حضرت کا بتایا ہوا فرعون نے آنکھون سے
دیکھنا شروع کیا تب حضرت یوسفؑ کو کل اختیار دیدیا اور کہا
کچھ ایسی تدبیر فرمائیے کہ لوگون کو قحط آیندہ سے بچائیے حضرتؑ نے
ارزانی کی حالتمین غلہ بھر لیا اور جب قحط آیا تب لوگون کو دینا
شروع کیا رفتہ رفتہ قحط کنعان مین پہونچا حضرت یعقوبؑ نی بن یامین کے
سوا سب بیٹون کو غلہ کیواسطے مصر بھیجا حضرت یوسف دیکھتے ہی
پہچان گئے مگر تجاہل عارفانہ سے کہا کہ تم جاسوس ہو اونہون نے
عذر کیا اور اپنا مفصل حال بیان کیا تب حضرت یوسفؑ نی کہا کہ اگر
تم سچے ہو تو تم مین سے ایک شخص یہان رہے اور باقی جاؤ اور جا کر
اپنی چھوٹے بھائی کو لاؤ غرض وہ کنعان پھر آئے اور بن یامین کو
مصر لیگئے حضرت نی سب کو غلہ دیکر رخصت کیا آپ چاہتے تھے
کہ میرا حقیقی بھائی بن یامین نہ جای اسلیے اوسے کٹورے کی
چوری کے بہانے پھر پکڑ بلایا بن یامین کے ساتھ وہ سب واپس آئے
اور حضرت یوسفؑ کی سامنے نالہ و زاری کرنے لگے کہ اسی چھوڑ دیجیے
ہم اپنی باپ کو کیا منہ دکھلاوینگے اسحالتمین حضرت یوسف بھی
نہ ضبط کر سکے رو پڑے اور سب قصہ کہدیا اور سبکو بہ حصول مرام

رخصت کیا پھر حضرت یوسفؑ کی طلبی کے موافق حضرت یعقوبؑ
بڑی احتشام سی مع ۶۶ - آدمیون کے مصر مین تشریف لائے
بڑی خوشی سی باپ بیٹے ملے حضرت یعقوبؑ ۱۷ - برس مصر مین
زندہ رہے پھر ۱۴۷ - برس کی عمر مین ۱۶۸۹ - برس قبل حضرت مسیحؑ
کی وفات پائی انکے سب بیٹون نے انکی نعش کنعان مین لاکر
غار مقبلا مین دفن کی اور مصر کو واپس گئے اسکی ۱۷ - برس بعد
حضرت یوسفؑ نے ۱۱۰ - برس کی عمر مین ۱۶۱۸ - برس قبل حضرت مسیح کے
انتقال فرمایا اور مصر مین دفن ہوئے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
انکی ہڈیان کنعان مین لاکر حضرت یعقوبؑ کی پہلو مین دفن کیا
حضرت ابراہیم اور منسئ حضرت یوسفؑ کی دو بیٹے تھے ۔

درد

حضرت خواجہ میر ولد خواجہ محمد ناصر رضوان اللہ علیہما شاہجہان آباد
کی رہنی والی کا تخلص ہی بڑی عارف تھی فقرا مین انکا سلسلہ سید بہاء الدین
نقشبندی سے ملتا ہی یہہ اپنی والد ہی کے مرید اور سجادہ نشین
اور شاگرد تھی اکثر چلہ کشی کیا کرتے تھی انکے یہان ہر مہینہ کی
دوسری کو مشاعرہ خوشنوئی مجلس ہوا کرتی تھی اوسمین شاہ دہلی بھی
تشریف لاتے تھی چونکہ یہہ اور شاعرون کیطرح نام آوری کی

غرض سی نہین شعر کہتے تھے انکے شعر مکاشفہ کی حالتمین آپسی آپ موزون ہوجاتے تھی اسوجہ سی انکا کلام نہایت پر درد اور پر اثر ہوتا تھا انکی تصنیفات مین سی ایک دیوان فارسی اور ایک اردو موجود ہے جسکی شرح پانچ رسالون موسوم بنالہ درد وآہ سرد و دود دل وسوز دل مین ہی سچ تو یہہ ہی کہ معرفت اور سوز گداز اثر درد حد درجہ کی حضرت درد کے کلام مین موجود ہی ۶۸ برس کی عمر مین ۲۴ صفر یوم جمعہ کو اس دار فانی سی روانہ عالم جاودانی ہوئے

دیوار قہقہ

اس دیوار کا جغرافیہ کی روسی کہین پتہ نہین لگتا بعض کہتے ہین کہ ملک طوس مین ایک قلعہ ہی اور بعض کی نزدیک دیوار چین سے مراد ہی مگر عوام مین یہہ مشہور ہی اور شاعرونکی یہی غرض ہی کہ دیوار قہقہ اوس دیوار کا نام ہی کہ جسکے دوسری طرف پریونکا مقام ہے جو انسان اس دیوار کو دیکھلیتا ہے بجز ہنسی کے اور کچھ گفتگو نہین کرتا اسوجہ سے دیوار قہقہ اسکا نام پڑا ۔

زر غبًّا

یہہ تلمیح ہی اوس حدیث شریف کیطرف جو رسول خدا علیہ صلوٰۃ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہی تھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

روز حضرت کی زیارت کو آتے تھے تب حضرت نی فرمایا کہ یا ابو ہریرہ رض
زُرنِي غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا یعنے ای ابو ہریرہ رض ایک روز درمیان دیگر
میری زیارت کیا کرو جسمین محبت زیادہ ہو ابو ہریرہ رض عبدالرحمن کی
کنیت ہی جنکا نام اسلام مین آنے سے پہلے عبدالشمس تھا ہریرہ کے
معنی بلی عبدالرحمن بلی بہت پالتے تھے لہذا انکی یہہ کنیت ہوئی +

سلیم شاہ

یہہ شیر شاہ سور کا بیٹا ہے ۱۵۴۵ء مین ہندوستان کی تخت پر بیٹھا
اسنی صرف ۹ سال بادشاہت کی جب اسکے صغیر سنی کی وجہ سے
امرا مین فساد ہوا تب پھر ہمایون ہندوستان مین آیا تاریخ دیکھو +

سمندر

چوہون کے مانند ایک جانور ہوتا ہے آتشکدہ مین رہتا ہے
اگر اسی آتشکدہ سی باہر نکال لین تو فوراً مرجاتا ہی یہہ لفظ اصل مین
سام اندر تھا سام کے معنی آگ اور اندر حرف ظرف ہی اور بعض کے
نزدیک ایک پردار جانور ہی جو آگ مین نہین جلتا۔

سودا

مرزا محمد رفیع ولد مرزا محمد شفیع کا تخلص ہی انکے بزرگ کابل کی تھی
یہہ دہلی مین پیدا ہوی اول مرزا سلیمان قلی وداد کی پھر شیخ ظہورالدین

عرف شاہ حاتم کے شاگرد ہوی اردو فارسی مین انکے دیوان موجود ہین گو غزل بھی بہت پر مضمون کہتے تھے مگر ہجو گوئی انپر ختم تھی انکا غلام غنچہ مع قلمدان انکے ہمراہ رہتا تھا جس امیر کی ملاقات کی جو وہ انسے اچھی طرح پیش آیا تو خیر ورنہ کہا ای غنچہ لانا تو قلمدان یہہ مجھی مجھا کیا ہے فوراً ہجو تصنیف کر دی سودا شروع جوانی مین لکھنؤ آئی نواب آصف الدولہ بہادر کی قربت حاصل کی میر محمد تقی میر انکے ہمعصر تھے اور انکے اونکے چوٹ چلا کرتی تھی۔

شاہجہان

شاہزادہ خرّم ولد نور الدین جہانگیر ہندوستان کی بادشاہ کا لقب ہے یہہ ۱۶۲۷ عیسوی مین تخت نشین ہوا۔ ۳۱ برس سلطنت کی ۱۶۵۸ برس مین انکے بیٹے اورنگ زیب عالمگیر نے انہین قید کیا آٹھہ برس یہہ قید رہے ۱۶۶۶ مین راہ گیر عالم فانی ہوئے تاریخ مین دیکھو۔

نواب شجاع الدولہ بہادر

یہہ نواب منصور علیخان کے بعد ۱۷۵۹ عیسوی مین اودھ کی حکومت پر مسند آرا ہوی انکی مسند نشینی تک اودھ کا دار الحکومت فیض آباد تھا انکی وقت مین عالی گہر عرف شاہ عالم ثانی دہلی کا بادشاہ تہا شجاع الدولہ نے

ایک مرتبہ احمد شاہ ابدالی کی شرکت مین پانی پت کی مقام پر مرہٹھون کو شکست دی پھر کئی مرتبہ حافظ رحمت خان سی مقابلہ ہوا اوسمین بھی یہی فتحیاب ہوی اور حافظ رحمت خان مارے گئی اس لڑائی مین انگریز بھی شجاع الدولہ کے معاون تھے اِنسی اور سرکار انگریز بہادر سی یہہ فیصلہ ہوا کہ منجملہ کل آمدنی کے ۶ر آنہ کمپنی کو ملا کرین اور ۱۰ر نواب کو اور احکام اور انتظام نواب کا رہی شجاع الدولہ نے ۱۱۸۸ھ مین وفات پائی۔

شہاب الدین محمد غوری

ہندوستان مین یہہ بادشاہ اہل اسلام کے دوسری خاندان کا بانی ہی اسکے قبل جو بادشاہ پچھم سے آتے تھے لوٹ مار کر چلے جایا کرتے تھی اسکی وقت سی ہندوستان مسلمانون کا تختگاہ ہوا اس سی اور راجہ پرتھی راج عرف پتھورا سے لڑائی ہوئی اور یہہ غالب آیا اسنے ہندوستان پر نو حملہ کیے ۵۹۰ھ سی نہایت ۶۰۲ تک ہندوستان کی سلطنت کی نوین حملہ مین غزنی سی جاتی ہوئے لاہور کے قریب کھکرون کے ہاتہہ مارا گیا۔

شیخ ڈونڈو

جب پانی بہت برستا ہی اور کسی طرح نہین رُکتا تو ٹوٹکہ کے طور پر

کپڑی کا ایک گڈا بنا کر اوسکی پیٹھ پر ایک گٹھری رکھکر بارش مین کھڑا کر دیتے ہین اسیکو کوئی اندھا مسافر اور کوئی شیخ ڈنڈو کھتا ہی —

شیر شاہ سور

یہہ اول بنگالہ کا صوبہ دار تھا جب ہمایون بادشاہ مصائب مین مبتلا تھا موقع پاکر اسنے ہندوستان پر قبضہ کر لیا سڑکین اور سرائین اور کوئین اسنی خوب بنوائے پانچ برس سلطنت کر کے ۹۴۵ھ مین فوت ہوا

شیطان علیہ اللعن

جب خالق کون و مکان نی حضرت آدم علیہ الرضوان کو پیدا کر کے ظاہری اور باطنی کمالون سے آراستہ و پیراستہ کیا تب سب فرشتونکو حکم ہوا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو فرشتون نے اس حکم کی تعمیل کی مگر عزازیل نے جو سب فرشتون کا معلم تھا نافرمانی کی اور کہا مین کیون آدمؑ کو سجدہ کرنے لگا کیا مین کسی بات مین آدمؑ سے کم ہون چنانچہ اس نافرمانی کی سزا مین مردود ہوا اور تمام اولاد آدم کو بھنکاتا ہے —

طوبیٰ

یہہ لفظ عربی ہے اور طیب کا مونث ہی اور اسکے معنی نہایت ہی خوشبو دار اور نہایت ہی پاک اور کبھی کبھی آرام اور خوشخبری کے بھی

معنی دیتا ہی اور بہشت مین ایک درخت ہی کہ جسکی ایک ایک شاخ
بہشت کی ہر ایک حجرہ مین پہونچی ہی اوس سی بہشت والونکو طرح طرحکی
خوشبوئین اور عمدہ عمدہ میوے حاصل ہوتے ہین طوبے پر
نہایت ہی خوش آواز چڑیان بھی چہچہاتی ہین —

غیاث الدین تغلق

یہہ خاندان تغلق کا سب سی پہلا بادشاہ ہے اول یہہ ملتان کا صوبہ دار
تھا ۱۳۲۱ مین تخت نشین ہوا اور ۱۳۲۵ مین ایک چوبی مکان مین
دب کر مر گیا —

فیروز شاہ بن سالار رجب*

یہہ سلطان محمد کا بھتیجا ہے اور اسکے بعد ۱۳۵۱ عیسوی مین تخت نشین
ہوا ۳۸ برس سلطنت کرکے ۱۳۸۹ع مین وفات پائی —

قصۂ قرطاس

جب حضرت خاتم النبیین محمد صلے اللہ علیہ وسلم نہایت علیل ہوئے تو
اوسوقت آپنے کاغذ طلب فرمایا خلیفہ ثانی نے کاغذ دینے مین عذر کیا
سنیون کا یہہ قول ہی کہ حضرت عمرؓ نے خیال کیا کہ حضرت کی علالت
حد کو پہونچی ہے اسحالت مین تکلیف دینا خلاف ادب ہی علاوہ اسکے
کاغذ دینا اور اوسپر کچھہ لکھوانا تحصیل حاصل کیونکہ کوئی بات ایسی نہین

جو قرآن اور حدیث مین موجود ہنو ہم لوگون کیواسطے قرآن اور
حدیث ہی کافی ہے اور شیعی خیال کرتے ہین کہ حضرتؐ نے اوسوقت
اس غرض سی کاغذ مانگا تھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نام
خلافت لکھہ جاوین اور خلیفہ ثانی نے اس نظر سے کاغذ ندیا کہ اگر
مینے کاغذ دیا تو خلافت ہاتھہ سے جاتی رہیگی چونکہ شیخ امام بخش بھی
شیعہ تھے لہذا اونکا بھی یہی مقصد ہے —

قرآن دکھانا اور اذان کہنا

دستور ہے کہ جب کبھی آگ لگ جاتی ہے اور نہین بجھتی یا آندہی آتی ہے
تو مسلمان اذان کہتے اور قرآن دیکھاتے ہین تاکہ اذان اور قرآن کی
برکت سی آگ فرو ہوجائے یا آندہی جاتی رہے —

قیس ہنری یعنی مجنون

یہہ شخص عامریون کے خاندان سی قریب شروع مذہب اسلام کے
پیدا ہوا عربی فارسی اردو کے شعرا اپنے اپنے اشعار مین اکثر اسکی
عشق کا ذکر کرتے ہین اور خود قیس کا بھی ایک عربی دیوان موجود ہے
لیلی اسا کن حی اسکی معشوقہ تھی لیلے بوجہ سیاہ یعنی شب رنگ ہونیکے
لیلے مشہور ہوئی قصہ اسکا یون ہے کہ لیلے اور مجنون ایک ہی
مکتب مین پڑھتے تھے اوسی زمانے مین طرفین سی عشق سلسلہ جنبان ہوا

لیلے قیس پر اور قیس لیلے پر جان دیتے تھے اتنے مین لیلے جوان ہوئی
اور اوسکے والد پر قیس کی محبت بھی عیان ہوئی غرض اونہون نے
لیلے کو پردے مین بٹھایا اس مفارقت سے قیس کی بُری حالت ہوئی
حتی کہ نوبت بجنون پہونچی تبہی سے مجنون لقب ہوا مجنون کا والد
اس کیفیت سے آگاہ ہوا مجنون کو بہت کچھ سمجھایا مگر وہان تو عشق کا
معاملہ تھا مجنون ذرا بھی خیال مین نہ لایا مجنون کے والد نے لیلے کے
والد سے لیلے کی درخواست کی اوسنے جواب دیا کہ مین اپنی اچھی بہلی
بیٹی سڑی سودائی کے ساتھ کیون کرنے لگا۔ ادہر لیلے بھی
بیتاب تھی مگر شرم حجاب تھی نوفل عرب کا ایک بہت بڑا
رئیس تھا اوسنے مجنون کی بیتابی دیکھکر کمال ہمدردی سے بیس۲۰ مرتبہ
لیلے کے والد پر حملہ کیا مگر قسمت کا لکھا مٹتا نہین نوفل کی بھی
یہی رای ہوئی کہ مجنون کے ساتھ لیلے کی شادی نہو اس خبر سے
مجنون اور بھی بیچین ہوا اکثر لیلے کے محلے مین آتا چیختا چلّاتا تھا
اور بصد فضیحت نکالدیا جاتا تھا پھر ابن سلام بنی اسد کے قبیلہ کا
رئیس لیلے پر مفتون ہوا لیلے کے والد سے لیلے کی درخواست کی
اوسنے ابن سلام کے ساتھ لیلے کی شادی کردی لیلے بصد مجبوری
ابن سلام کے گھر تو گئی مگر ابن سلام سے کہا کہ سُن ابن سلام خبردار

اگر تو میری ساتھ کسی اور طرز سی شوہری برتی گا تو ابھی اپنی
جان دیدونگی دوہی کی صاحب سلامت مین خیر ہی ابن سلام بھی
عقلمند تھا آنکھون ہی کی ٹھنڈک غنیمت سمجھا اس عرصہ مین مجنون کے
والد نے انتقال کیا لیلے نے مجنون کو ایک ماتم نامہ بصد شوق لکھا
کہ اس ماتم نامہ سی مجنون بیحد شاد شاد ہوا قریب تھا کہ شادی مرگ
ہو جاوی ایکبار لیلے نے ابن سلام کی غیبت مین مجنون کو بلایا
بشرط عصمت دیر تک طرفین سی غم مفارقت اور شوق مواصلت کا
اظہار رہا پھر مجنون صحرا کو چلا گیا تھوڑے دن بعد ابن سلام نے بھی
انتقال کیا زید نے اس خبر سی مجنون کو مطلع کیا پھر لیلے اور مجنون
یکجا ہوی مگر ہمیشہ بشرط عصمت رہی لیلے کے نظارہ سی مجنون اور
مجنون کے نظارہ سے لیلے کا ہرگز پیٹ نہ بھرتا تھا ایک روز
مجنون کو پھر صحرا یاد آیا لیلے کو چھوڑ جنگل کی راہ لی پھر تو مجنون کی
مفارقت مین لیلے کی وہی کیفیت ہوئی جو مرغ بسمل کی ہوتی ہے
حتی کہ نوبت بہ نزاع جان پہونچی مجنون مجنون کہکر فنا فی المحبت
ہوگئی مجنون نے زید سی یہہ خبر سنی سنتے ہی لیلے کی قبر پر پہونچا
اور مرقد سی لپٹ کر جان کھو بیٹھا لیلے کے قرابتیون نے لیلے کی
پہلو مین مجنون کو دفن کیا عوام مین مشہور ہے کہ حشر مین

لیلے اور مجنون کی شادی ہوگی شاعرون کا قول ہی کہ اگر لیلی کی فصد کہلتی تو مجنون کے خون نکلتا۔ رہی نام اللہ کا اور بس

کلّہ پر باد

ایک کنجوس کا لقب ہی از روی مبالغہ کے کہتی ہین کہ یہہ شخص سوا سیر اپنا کلّہ بھرتا تھا اسوجہ سی کلہ پر باد کہتے ہین —

کیقباد

آخر بادشاہ غلامیہ خاندان کا ہی غیاث الدین بلبن کا پوتا تھا اور اوسکی بعد تخت پر بیٹھا عیّاش بہت تھا ۱۲۸۶ء عیسوی مین تخت نشین ہوا اور ۱۲۸۹ء مین خلجیون کے ہاتہہ سی مارا گیا —

گڑے پیسے اوڑا دینا

ہندوستان مین دستور ہی کہ جب کوئی نیا مکان بننے لگا تو اوسکی نیون مین دو پیسے ذرا سا کویلہ تہوڑی سی چاندی کسیقدر پانی رکھد یتی ہین جو شخص بڑا مسرف ہوتا ہی اوسی کہتی ہین کہ یہہ گڑی پیسی یعنی نیون کا ٹکا بھی خرچ کر ڈالیگا —

مانی

ایک مشہور مصوّر روم کے رہنی والے کا نام ہے اسنے ایک ارژنگ کتاب بنائی تھی اور اسکے تصویر خانہ کا بھی ارژنگ نام تھا

بعض کی نزدیک ارزنگ خود اسکا نام اور مانی لقب تھا اور
بعض یہہ کہتے ہین کہ ارزنگ ایک چینی مصوّر اور مانی کا نظیر تھا
یہہ مشہور ہی کہ مانی اپنی تئین نبی کہتا تھا اور مصوری اپنا معجزہ بتاتا تھا
بہزاد مصوّر جو اسمعیل صفوی کیوقت مین ہوا ہی یہہ بھی مانی کی مانند
مشہور رہے —

معین الدین محمد اکبر ثانی

عالی گوہر عرف شاہ عالم ثانی کا بیٹا تھا ۱۷۶۹ء کو پیدا ہوا
اور اپنی باپ کی انتقال کی بعد تخت پر بیٹھا ۳۱ - برس مثل اپنی
باپ کی قلعہ کی حکومت کی اور ۶۹ - برس عمر کی بعد ۱۸۳۷ء مین
وفات پائی اُنکے بعد سراج الدّین ابو ظفر بہادر شاہ جو اخیر بادشاہ
مغلیہ خاندان کے تھے جسکے وقت مین غدر ہوا تخت نشین ہوی +

محمود غزنوی ابن سُبکتگین

یہہ بادشاہ ۹۹۷ء مین غزنی کی تخت پر بیٹھا بڑا دیندار اور بہادر
اور علم کا قدردان تھا اسنی تیرہ ۱۳ حملہ ہندوستان پر کیی اور ہمیشہ
بعد فتح کے لوٹ لاٹ کر پھر آیا کرتا ۲۹ - اپریل ۱۰۳۰ء مین
۶۳ - برس کی عمر مین رحلت کی تاریخ ہند دیکھو —

ناسخ

شیخ امام بخش کا تخلص ہے بعض کی نزدیک یہہ شیخ خدا بخش خیمہ دوز کے بیٹے تھے اور بعض کہتی ہین یہہ شیخ خدا بخش کے متبنی تھے ناسخ فیض آباد مین پیدا ہوی مگر اکثر لکھنؤ محلہ ٹکسال مین رہے یہہ کسی خاص شخص کے شاگرد نہتی انکے مکان پر اکثر عمدہ شاعرونکا جلسہ رہا کرتا تھا اونہین کی صحبت اور اپنی محنت سی اس فن مین کامل ہوگئی علاوہ فن شعر کے علوم عربیہ مین بھی بخوبی دستگاہ رکھتے تھے فارسی کی کتابین حافظ وارث علی صاحب لکھنوی سی پڑہین تہین جن لوگون نے انکی اشعار پڑہے ہین وہ خوب جانتی ہین کہ کیسی مدلل انکی اشعار ہوتی ہین اکثر شعر مین اپنے دعوی کو دلائل بدیہی ثابت کرتی ہین انکی اشعار کی تعریف بیان کی محتاج نہین لکھنؤ مین انسی اور انس سے بہتر شاعر نہین ہوا ہمیشہ اِنکے اور آتش کے مقابلہ رہا کرتا تھا ناسخ کی شاگرد آتش کی اور آتش کی شاگرد ناسخ کی ہمیشہ عیب نکالا کرتی تھی بلکہ آتش والون نی یہہ مشہور کر رکھا ہی کہ ناسخ اکثر فارسی شاعرون کے مضامین ترجمہ کرتے تھی چنانچہ ایک مرتبہ کسی آتش کی طرفدار نے ناسخ کے اس شعر کے مقابلہ پر (مسی مالیدہ لب پہ رنگ پان ہی* تماشا ہی تہ آتش دہوان ہے) مرزا بیدل کا یہہ شعر پڑہ دیا

(مسی مالیدہ برلب تنگ پانست ✤ تماشا کن تہ آتش دخانست)

جب غازی الدین حیدر بادشاہ اودہ نی ناسخ کو ملک الشعرا کا خطاب دینی کو بلایا ناسخ نی کہلا بہیجا کہ اگر مرزا سلیمان شکوہ شاہ دہلی یا گورنر جنرل یہہ خطاب عطا فرماتی تو البتہ مین قبول کرتا شاہ اودہ کیطرف سی یہہ خطاب قبول کرنا میری لیاقت سی کم ہے چنانچہ بادشاہ ناراض ہوے اور ناسخ کو لکنہو چہوڑنیکا حکم فرمایا پہر ناسخ الہ آباد محلۂ دائرہ مین مقیم ہوی وہین یہہ شعر کہا

پہر پہر کے دائرہ ہی مین رکھتا ہون مین قدم ✤ آئی کہان سی گردش پرکار پاؤنمین ✤

جب سنہ ۱۲۴۳ ہجری مین غازی الدین حیدر شاہ اودہ نی وفات پائی ناسخ پہر لکہنو مین آئے اور سنہ ۱۲۵۴ ہجری مین رہگرای عالم جاودانی ہوی بہت نامی گرامی شاگرد صاحب دیوان اور ایک کلیات اور ایک مثنوی نظم سراج اور علاوہ اوسکے بہت متفرق تصنیفات چہوڑ گئی میر علی اوسط رشک نی یہہ دہ اونکی وفات کی تاریخ مین لکہا ہے ع دلا شعر گوئی اوٹہی لکہنو سی ✤

یحیی اکاشی

یہہ بہت بڑی عالم قصبۂ لاہجان واقع ملک گیلان کے رہنی والے قاضی عبد اللہ لاہجانی کے بہتیجے تہے شاہ جہان بادشاہ کیوقتمین

ہندوستان مین آئی اور کتب داری کی عہدہ پر مقرر ہوی آخر کو
قصبۂ کاشان مین سکونت اختیار کی اسی وجہ سی کاشی مشہور ہوی۔

چھٹا جزو اردو نثر و نظم کا بیان

چونکہ اردو انٹرنس کورس مین اردو نظم اور نثر کا بیان ہے
لہذا یہ ضرور ہی کہ کسیقدر بطور اختصار کے اردو نظم اور نثر کا
ذکر لکھا جاوی قبل اسکے کہ اردو نثر کی ماہیت بیان کی جاوی
قرینہ یہہ مقتضی تھا کہ اردو زبان کی اصلیت جو درحقیقت کئی
ایک زبانون کی مجموعہ کا عطر ہی لکھی جاوی مگر میرے نزدیک
اردو زبان کی ماہیت بیان کرنا تحصیل حاصل ہی کیونکہ اس
کتاب سی میری صرف یہہ غرض ہی کہ عموماً کل طلبا اور خصوصاً انٹرنس
کلاس کی طالب علم اپنی وقفیت کو بڑہا دین لیکن جو طالب علم
کچھ سمجھ سکتے ہین اونمین بہت کم ایسے ہونگے کہ وہ اردو زبانکی
ماہیت سی بخوبی واقف نہون بیسیون کتابون مین اردو زبانکا
جیساکہ چاہیی مذکور ہے حتی کہ سررشتہ تعلیم اودہ مین جو اردو کی
دوسری کتاب ہی اوسمین بھی اردو زبانکا بخوبی بیان ہے
نظر بران ہم اردو زبان کے بیان سے قطع نظر کر کے

اول نثر پھر نظم کا بیان لکھتے ہین —

نثر

نثر کے لفظی معنی پراگندہ کرنا اور سخن پراگندہ اور اہل انشا اصطلاح مین
نظم کا عکس یعنی وہ کلام کہ جسکے قائل نی وزن اور قافیہ دونونکا
لحاظ نرکھا ہو یعنی اگر صرف قافیہ کا خیال ہو یا فقط وزن ہی کا
ارادہ ہو تو بھی وہ نثر ہے ہان جس کلام مین وزن اور قافیہ
دونون پای جاوین وہ البتہ نثر نہین نظم ہی اور نثر تین قسمون پر
منقسم ہی مسجع مرجز عاری نثر مسجع کلام غیر موزون یا قافیہ کو
کہتی ہین یعنی دو دو فقرہ اسطور پر واقع ہون کہ ایک فقرہ کا
آخری کلمہ یا دو تین کلمہ دوسری فقرہ کے آخری کلمہ یا دو تین
کلمون سی اپنی اپنی نظیر کے ساتھہ ہم قافیہ ہون مثلاً جو نافرمان ہے
وہ بندۂ شیطان ہی اور نثر مسجّع کی دو قسمین ہین ایک مسجّع
لفظی جسکی مثال ابھی گذری اور دوسری مسجع معنوی جیسے
صبح اور شام یا شب و روز — نثر مرجز کلام موزون غیر قافیہ کو
کہتی ہین جسکی ایک فقرہ کے کلمات دوسرے فقرہ کے کلمات سی
نظیراً ہموزن ہون مثلاً ناظم کا خیال بے تعلق عارض گلگونکی
ناموزون ہی اور ناشر کا قیاس بے تمسک کاکل شبرنگ کے نامربوط ہے

نثر عاری وہ ہی کہ جسپر نہ مقفا کی تعریف صادق ہو نہ مرجز کی —
اور چاہو نثر کو رنگین سنگین سلیس پر تقسیم کرو — رنگین وہ ہے
جو صنائع اور بدائع سے لفظاً اور معناً پر ہو مثلاً فسانہ عجایب کی
عبارت سنگین اوسے کہتے ہین جو مشکل لغات اور پیچدار ترکیبوں سے
مرکب ہو سلیس صاف صاف روزمرہ کے بول چال کو کہتے ہین
جو رنگینی اور سنگینی دونون سے بھری ہو مثلاً رقعات غالب یا
مرات العروس کی عبارت سبطرح کی نثر لکھنا بغیر اہل نثر کی شاگردی
اور نیز قسم قسم کی نثر پڑھنے کے بغیر دشوار ہی بلکہ نثار کو مختلف
علوم کی ضرورت ہوتی ہے جسقدر علوم اور فنون سے واقف ہوگا
اوسیقدر اوسے صنائع اور بدائع مین زیادہ مدد ملیگی مگر سلیس نثر
لکھنے مین ذرا بھی اہل زبان کو دقت نہین بالکل پانی ہی جو لوگ
اہل زبان ہین اگر وہ بلا غور اور فکر اور بے تکلف جو بولتے ہین
ہو بہو وہی لکھدیوین تو وہی اعلے درجے کی سلیس نثر ہو
جو دہلی اور لکھنو یا اونکے قریب کے شہرون اور بڑے بڑے قصبونکے
رہنے والے ہین اونکی اردو زبان مستند ہی اونہین لازم ہے
کہ جو بولتے ہین بعینہ وہی لکھین بھی — اور جو اہل زبان نہین
اونہین تحریر اور تقریر مین اہل زبان کی تقلید واجب ہے مینے بہتونکو

دیکھا کہ اونکی تقریر تو ایسی ہی کہ او نہین اگر طوطی ہند سمجھو اور بلبل ہند
کہو تو درست ہی مگر جب قلم دوات کاغذ لیکر لکہنے بیٹھتے ہین نہین معلوم
کہان اونکی گویائی چلی جاتی ہے وہ وہ وہ غیر مشہور لغات اور
پیچدار ترکیبون کا استعمال کرتے ہین کہ خدا کی پناہ ہماری اینیورسٹی
کی طالب علمون کو اس عیب سے بچنا چاہیے -

نظم

نظم کے لفظی معنی موتیون کی لڑی اور ملانا اور موتیون کو پرُونا
اور اصطلاح مین شعر کو کہتے ہین شعر کے لغوی معنی جاننا اور دریافت کرنا
اور اصطلاح مین موزون اور مُقفّا کلام — اور اکثر کی نزدیک قائل کا
ارادہ بھی شرط ہی تا کہ قرآن اور حدیث نظم مین نہ شریک ہون +
عربی اور فارسی کی کتابون مین بعض اہل تحقیق لکھتے ہین کہ سب سی پہلے
حضرت آدمؑ نے سریانی زبان مین شعر کہا اور یورپی محقق کہتے ہین
کہ ہومر سب سی پہلا شاعر ہی — عربی مین سب سی پہلے یعرب بن
قحطان نے یہہ شعر کہا — شعر الناس من اب و ام +
خلیف وجہل د وظیف علم + اور فارسی کا پہلا شاعر ابو حفص ہے
اور بعض کے نزدیک بہرام گور ہے بہرام گور کا پہلا شعر یہہ ہے
شعر منم آن پیل دمان و منم آن شیر یلہ + نام بہرام مرا و پدرم بوجبلہ

فارسی پہلا شاعر جا ہے جو ہو مگر اسمین سبکا اتفاق ہے کہ فارسی دیوان سب سے پہلا اہل دیوان اور صاحب قصائد رودکی ہے جو امیر جعفر احمد سامانی کیوقت مین تھا انگریزی مین فادر آف پوئیری یعنی ابوالاشعار جا سر ہے اور اردو مین سب سے پہلے ولی دہلوی نے شعر کہا۔ شعر کی بہت اقسام ہین سبکا بیان کرنا خالی از طویل کلام نہین یہان شعر کے اونہین اقسام کا بیان لکھا جاتا ہے کہ جو اردو انٹرنس کورس سے متعلق ہین۔

غزل

غزل کے لغوی معنی معشوق کی ساتھ کھیلنا اور عشق کا بیان اور شاعرون کی اصطلاح مین وہ اشعار جنمین حسن عشق فراق وصال اور معرفت نصیحت معشوق کی خال و خط اور زلف چشم وغیرہ کا ذکر ہو۔ مگر یہہ شرط ہے کہ کل غزل کا ہر ایک شعر ایک ہی وزن پر ہو اور غزل کی ہر شعر کی اخیر مصرعہ ہم قافیہ اور متحد الردیف ہون اور غزل پانچ شعر سے کم نہین ہوتی اور کثرت مین اکثر پندرہ شعر تک نوبت پہونچتی ہے بلکہ حال کی شاعر تو پندرہ سے بھی آگے بڑہ جاتی ہین۔

غزل کی دو قسمین ہین مسلسل اور غیر مسلسل مسلسل وہ جسکا ایک شعر دوسری شعر سے مثل قطعے کے تعلق رکھے اور غیر مسلسل وہ جسمین

ایک شعر کا دوسری سے تعلق ضرور نہو۔ مقدمین مین اکثر مسلسل کا
رواج تھا اور اب غیر مسلسل کا زیادہ رواج ہی غزل کی اول شعر کو
جسکے دونون مصرعہ ہم قافیہ ہوتے ہین مطلع کہتے ہین فی زمانا
ایک غزل مین دو دو تین تین مطلع بھی ہوتے ہین اور غزل کے
آخر شعر کو جسمین شاعر کا تخلص ہوتا ہے مقطع کہتے ہین مطلع کی بعد
جو شعر ہو اوسی حُسن مطلع یا زیب مطلع کہتے ہین بعض کی نزدیک
زیب مطلع کے دونون مصرعون کا ہم قافیہ ہونا بھی ضرور ہی۔

قصیدہ

قصیدہ کی لفظی معنی گاڑھا اور شاعرون کی اصطلاح مین ایک قسم کی اشعار
جنکی تعریف مثل غزل کی تعریف کی ہے ہان اسقدر فرق ہی کہ قصیدہ
پندرہ شعر سے کم نہین ہوتا اور زیادتی کیطرف غیر محدود ہے
اور قصیدہ مین کچھ یہہ بھی ضرور نہین کہ حسن عشق وصل ہجر معشوق کے
خال وخط چشم و زلف ہی کا تذکرہ ہو بلکہ اکثر اسمین اُمرا کی مدح
اور ہجو حکایتین بہار اور زمانے کی گردش کا بھی ذکر ہوتا ہی۔
اور علاوہ اول کی کہین کہین درمیان مین بھی ایک یا دو مطلع آتی ہین
وہ اول یا ثانی و یا ثالث وغیرہ کھلاتی ہین اکثر قصیدہ مین پانچ جزو
ہوتی ہین اول تمہید جسمین سحر یا فلک یا خواب یا بہار وغیرہ کا ذکر ہوتا ہے

دوم حسن تخلص وہ مقام کہ شاعر تمہید سے نکل کر مدح یا ذم وغیرہ کا ارادہ کرے یہہ مقام نازک اور بہت مشکل ہوتا ہی سوم مدح یا ذم یا جو کچھ کہ ہو چہارم مدعا یعنی شاعر اپنی مطلب کا اظہار کرے پنجم دعا جسمین ممدوح کے حق مین دعا ہو۔

مثنوی

مثنیٰ کی طرف منسوب ہی اور مثنیٰ اثنین کا معدول ہے اثنین کے معنی دو اور چونکہ ابیات مختلف القوافی مین ہر بیت کا قافیہ جدا اور دو دو مصرعون کا قافیہ متفق ہوتا ہے لہذا ایسے اشعار کو شاعر مثنوی کہتے ہین ۔ اکثر مثنوی **بحر ہزج رمل سریع خفیف متقارب متدارک** ان چھہ بحرون مین آتی ہے مثنوی کے اشعار کی کچھہ حد نہین بڑی بڑی داستان اور تاریخین مثل شاہنامہ وغیرہ کے مثنوی ہین اور یہہ بھی ضرور نہین کہ بہت ہی شعر ہون تین چار شعرونکی بھی مثنوی ہوتی ہے مثنوی کے اشعار مسلسل ہوتے ہین ۔ جو دو یا زیادہ شعرون کا آپسمین ایسا تعلق ہو کہ ایک دوسری کو الگ کرنےسی مطلب مین فرق آوے اوسے **قطع** کہتے ہین مثلاً اردو کورس مین سودا کی آخر غزل مین یعنی ع کسی گدا نے

سناہی یہہ ایک شہ سی کہا سی لیکر تا آخر قطع ہی۔

بیت

عربی مین گھر کو کہتی ہین بیتوتت سی مشتق ہی شاعرون کی اصطلاح مین شعر کو کہتی ہین خواہ اوس شعر کے دونون مصرعہ متفق القافیہ ہون یا مختلف القافیہ ابیات بیت کی جمع ہی۔

مصرعہ یا مصراع

لغت مین دروازے کے ایک پٹ کو اور اصطلاح مین نصف شعر کو کہتی ہین اور وجہ تسمیہ یہہ ہی کہ جیسے دو پٹون سی گھر کا دروازہ طیار ہوتا ہے اوسیطرح دو مصرعون سی ایک بیت بنتی ہے۔

دیوان

دیوان کا معرب ہی مجمع کی جگہہ اور حساب کا دفتر اور بادشاہون اور امیرون کی نشست گاہ اور کچہری اور میر مجلس داد اور فریاد یا جزا اس لفظ کی جمع دوادین ہے اور جن لوگون کے نزدیک دواوین یا دیانین ہی وہ غلطی پر ہین اور بعض کے نزدیک یہہ لفظ عربی ہی اصل مین دوّان تھی اور بعض یہہ کہتی ہین کہ یہہ لفظ فارسی ہے اور اوسکی یون تاویل کرتے ہین کہ ایک روز نوشیروان نے محاسبون سی ایک حساب درست کرنیکو اجو نہایت طول طویل

اور مشکل تھا) کہا محاسبون نے امید سی جلد حساب کر دیا نوشیروان
متعجب ہوا اور کہا ایشان دیوان اند یعنی یہہ لوگ دیو ہین یہانتک
تو لغوی تحقیق ہوئی اور اصطلاح مین کسی شاعر کی غزلون اور قسم قسم
کی اشعار کے مجموعہ کو کہتی ہین —

ساتوین جزو مین وزن اور ارکان اور بحرون اور اور امور کا جو علم عروض سی متعلق ہین تذکرہ ہے

اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ شعر کلام موزون اور مقفا کو کہتے ہین پس
ہمین بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اپنی سخن فہم طالب علمون کیواسطے کسیقدر
وزن اور قافیہ کا بھی بیان لکھین چنانچہ اس جزو مین وزن کا
بیان اور اوسکے بعد کے جزو مین قافیہ کا تذکرہ لکھینگے یاد رکھنا چاہیے
کہ جس علم کے ذریعہ سی شعرون کا وزن دریافت کیا جاتا ہی اوسے
عروض کہتی ہین عروض کے لفظی معنی ظہور محققون نے اس علم کی
وجہ تسمیہ پر بہت طرحکی گفتگوئین کی ہین مگر اکثر کا یہی قول ہے
کہ اس علم کا موجد خلیل بن احمد مکہ معظمہ کا رہنی والا تھا اور مکہ معظمہ
کا عروض بھی نام ہے خلیل نے اپنی ایجاد کیے ہوے علم کو اپنے
وطن ہی کے نام سی موسوم کیا —

وزن

وزن

اسکی لفظی معنی تولنا ہین اور شاعرونکی اصطلاح مین شعر کی لفظون کو
بحر کی ترازو پر ارکان کی باٹون سی تول دی کو وزن کہتی ہین کل بحرین
انیس ہین اس قطعہ مین سب بحرون کی نام آگئے **قطعہ** رجز خفیف
ورمل منسرح دگر مجتث * بسیط و وافر و کامل ہزج طویل و مدید
مشاکل و متقارب سریع و مقتضب است * مضارع و متدارک قریب
و نیز جدید — و۲ و۷ و۸ و۹ و۱۰ و۱۱ خاص عربی مین آتے ہین
اور ۱۲ اور ۱۸ - اور ۱۹ فارسی کیواسطی خاص ہین باقی رہ گئین گیارہ
بحرین وہ عربی فارسی اردو مین مستعمل ہین اور سوای ان گیارہ کے
ایک بحر کامل بھی اردو مین مشترک ہی بحرون کے جزونکو ارکان
کہتی ہین اور انہین ارکانکا افاعیل یا مفاعیل بھی نام ہی کل ارکان دس ہین
فعولن فاعلن مفاعیلن فاعلاتن متفعلن متفاعلن مفاعیلن مس
تفع لن فاع لاتن مفعولات اور ہر ایک رکن سبب اور وتد اور
فاصلہ سی مرکب ہی کلمہ دو حرفی کو سبب اور سہ حرفی کو وتد اور چہار حرفی
اور پنج حرفی کو فاصلہ کہتی ہین اگر کلمہ دو حرفی مین صرف ایک حرف متحرک ہو
تو سبب خفیف کہین گے اگر دونون متحرک ہون تو سبب ثقیل —
اگر کلمہ سہ حرفی مین پہلا دوسرا حرف متحرک ہو تو وتد مجموع ہا ہے

اور اگر پہلا اور تیسرا حرف متحرک ہو تو وتد مفروق ہی اور اگر کلمۂ
چوحرفی مین اول تین حرف متحرک اور چوتھا ساکن ہو تو فاصلہ صغریٰ سمجھو
اور اگر کلمۂ پنج حرفی مین اول چار حرف متحرک ہون تو فاصلہ کبریٰ جانو
مذکورۂ بالا ارکان مین پہلے دو رکن وتد مجموع اور سبب خفیف
سی مرکب ہین اور تیسرا چوتھا پانچوان رکن ایک وتد مجموع اور دو
سبب خفیف سی مرکب ہی اور چھٹا ساتوان رکن ایک وتد مجموع اور
ایک فاصلہ صغریٰ سی بنا ہے اور آٹھوان نوان دسوان رکن
دو سبب خفیف اور وتد مفروق سی مرکب ہی ذیل مین کل بحرین درج ہین

نمبر	نام بحر	وزن
۱	طویل	فعولن مفاعیلن چار مرتبہ۔
۲	مدید	فاعلاتن فاعلن چار مرتبہ۔
۳	بسیط	مستفعلن فاعلن چار مرتبہ۔
۴	وافر	مفاعیلن آٹھ مرتبہ۔
۵	کامل	متفاعلن آٹھ مرتبہ۔
۶	ہزج	مفاعیلن آٹھ مرتبہ۔
۷	رجز	مستفعلن آٹھ مرتبہ
۸	رمل	فاعلاتن آٹھ مرتبہ

نمبر	نام بحر	وزن
۹	سریع	مستفعلن مستفعلن مفعولات دو بار ـ
۱۰	منسرح	مستفعلن مفعولات چار مرتبہ ـ
۱۱	خفیف	فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن دو بار ـ
۱۲	مضارع	مفاعلن فاعلاتن چار بار ـ
۱۳	مُقتضب	مفعولات مستفعلن چار بار ـ
۱۴	مُجتث	مستفعلن فاعلاتن چار مرتبہ ـ
۱۵	متقارب	فعولن آٹھہ مرتبہ ـ
۱۶	متدارک	فاعلن آٹھہ مرتبہ ـ
۱۷	قریب	مفاعیلن مفاعیل فاعلن دو مرتبہ ـ
۱۸	جدید	فاعلاتن مستفعلن دو بار ـ
۱۹	متشاکل	فاعلن مفاعیلن مفاعیلن دو بار ـ

آٹھہ رکن کی بحر کو مثمن اور چھہ رکن والیکو مُسدّس چار رکن والیکو مربع کہتے ہین اور تین رکن والی مُثلث اور دو رکن والی مثنیٰ کہلاتی ہے مثلث اور مثنیٰ صرف عربی ہی مین آتی ہے پہلے مصرعہ کی اول رکن کو صدر اور آخری کو عروض اور دوسرے مصرعہ کے پہلے رکن کو ابتدا یا مطلع اور آخر رکن کو ضرب یا عجز بولتے ہین اور درمیانی ارکانکو

حشو کہتے ہین ۔ پھر رکن دو طرحکے ہوتی ہین سالم اور زحاف اگر رکن بر اصل ہی تو تو سالم ہوا اور اگر کمی زیادتی یا کچھ تبدل تغیر ہو تو اوسے زحاف کہتے ہین اور زحاف بہت ہین ۔

تقطیع

اسکے لفظی معنی ٹکرے ٹکرے کرنا اور اہل عروض کی اصطلاح مین بیت کی جزون کو ارکان کے جزونسے اسطرح ملانا کہ متحرک کے مقابل متحرک اور ساکن کے مقابل ساکن آوے اور تقطیع مین صرف حروف ملفوظہ کا لحاظ رکھا جاتا ہے نہ کہ مکتوبہ کا ذیل مین ہم وہ کل بحرین مع نام اور وزن وغیرہ کے لکھتے ہین جس سے طالب علمونکو کل کورس کی غزلون کے وزن اور تقطیع وغیرہ بخوبی معلوم ہو جاوے

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن ۔ **بحر ہزج اخرب و محذوف و ارکان اوسط مکفوف ۔ سودا کی غزل ۔**

۱ و ۱۱ و ۱۲ ۔ اور **آتش کی** ۔ ۱۴ ۔ اس وزن اور بحر مین ہے

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن ۔ **بحر مضارع اخرب مکفوف محذوف**

سودا کی ۔ ۲ و ۳ و ۶ و ۱۴ ۔ اور **آتش کی** ۔ ۱۰ و ۱۵ و ۱۸

و ۱۹ ۔ **ناسخ کی** ۔ ۱۵ و ۲۱ و ۲۴ غزلین اسی وزن اور بحر مین ہین

مفاعلن فعلات مفاعلن فعلن ۔ **بحر مجتث مخبون مقطوع**

سودا کی – ۴ و ۲۲ – و آتش کی – ۴ و ۱۷ – و ناسخ کی – ۱۷ –
غزل کا بھی بحر اور وزن ہے – مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
ہزج مثمن سالم سودا کی – ۵ و ۹ و ۱۰ و ۲۰ – و ناسخ کی
۱۴ و ۲۶ و ۲۷ – غزل کا بھی بحر اور وزن ہے فاعلات فاعلات
فاعلات فاعلن – **رمل مثمن محذوف** سودا کی – ۷ و ۱۵ –
و آتش کی – ۶ و ۱۶ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۳ – ناسخ کی – ۱ و ۵ و ۱۸ و ۲۰
و ۲۵ – غزل کا بھی اسیطرحپر بحر اور وزن ہے فاعلات فعلات
فعلات فعلن – **رمل مخبون مقطوع** سودا کی – ۸ و ۱۶ و ۱۷
و ۱۹ – و آتش کی – ۱ و ۲ و ۳ و ۵ و ۸ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۱ – و ناسخ کی –
۲ و ۳ و ۴ و ۶ و ۱۹ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۸ – غزل مذکورہ بالا
بحر وزن مین ہین – مفعول مفاعلن فعولن – **ہزج مسدس
مقبوض محذوف** – سودا کی – ۱۳ – ناسخ کی – ۷ و ۸
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات – **مضارع اخرب
مکفوف مقطوع** – سودا کی – ۱۸ و ۲۱ غزلین اور قصیدہ
درمدح نواب شجاع الدولہ بہادر – و ناسخ کی – ۱۳ – غزل
اسی وزن اور بحر مین ہین – فاعلات مفاعلن فعلان – +
خفیف مخبون مقصور مسکن – سودا کی امیر دولتمند

اور رشیدی فولاد کی ہجو اور۔ آتش کی۔ ۱۷ و ۱۱۔ غزل
اسی بحر و وزن پر ہین۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل۔ ہزج
مسدس مقصور۔ سودا کی انتخاب مین ہاتھی کی ہجو۔ اور
ناسخ کی۔ ۹۔ غزل۔ اسی بحر و وزن پر ہے۔ مفاعلین
مفاعیلن فعولن۔ ہزج مسدس محذوف۔ آتش کی
۹ و ۲۲ غزل اسی بحر و وزن پر ہے۔ مفعول مفاعلین مفعول
مفاعیلان۔ بحر ہزج اقرب چار خانہ۔ ناسخ کی۔ ا۔
فاعلات فعلات فعلان۔ مسدس مخبون مسکن۔
ناسخ کی ۱۱ و ۱۲۔ غزل اس بحر و وزن مین ہے۔

آٹھوان جزو قافیہ اور اسکی متعلقات کی تحقیق مین ہے

قافیہ

لفظی معنی پیچھے آنے والا لفظ قفو سے ماخوذ ہی۔ شاعرون کی
اصطلاح مین جو الفاظ مشتبہہ الآخر شعرون یا مصرعون یا فقرون کے
آخر مین ردیف کی قبل آوین اونمین سی ہر ایک کو۔
قافیہ۔ کہتے ہین مثلاً۔ ناسخ۔ کی پہلی۔ غزل۔ کی
شعرون مین دیکھو۔ زنبور۔ مزدور۔ وغیرہ قافیہ ہے

اور کا۔ ردیف۔ قافیہ کے اصلی حرف کو جو سب سی آخر ہوتا ہے
اوسی۔ روی کہتے ہین مثلاً مذکورۂ۔ قافیون۔ مین
۔ ر۔ حرف۔ روی۔ ہی اگر حرف روی کے قبل کوئی
حرف۔ علت۔ یعنی۔ الف۔ یا واو۔ و یا یای
ہووے تو اوسی۔ ردف۔ کہتی ہین اور اگر سوای
حرف علت کی اور کوئی حرف ساکن ہووے تو اوسی۔ قید۔
کہین گی مثلاً ابر صبر کی۔ ب۔ اور عقل اور نقل کا۔ ق
جو الف روی کے ماقبل کے پہلے ہو اوسے۔ تاسیس کہتی ہین
اسحالتین جو حرف متحرک تاسیس اور روی کے درمیان فاصل
ہوگا اوسی۔ دخیل۔ کہین گے مثلاً غالب اور طالب مین۔
ب۔ روی اور۔ لام۔ دخیل اور الف۔ تاسیس ہے
قید۔ اور ردف اور تاسیس کا۔ اختلاف نادرست ہے
مگر۔ دخیل۔ کا اختلاف جائز ہے۔ طالب کا قافیہ غالب
ہوسکتا ہے تاسیس کے ماقبل پر جو فتح ہووی تو اوسی۔ رس
اور دخیل کی حرکت کو۔ عشو بولتے ہین روی متحرک نہووے
تو عشو کا اختلاف جائز ہے۔ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ
برابری اور سامری کا قافیہ باندہا ہے اور جو حرکات۔

ردف - یا - قید - کی ماقبل حرف پر ہون اونہین - خذو
کہتے ہین - خذو کا اختلاف نا جائز ہے اور اسیطرح عربی مین
روی کے بعد بھی چار حرف اور تین حرکتین ہین چونکہ اردو مین
یہہ حرکات اور حروف نہین ہوتے لہذا ہم اونکا ذکر نہین کرتے
اگر قافیہ مین روی ایک جگہہ متحرک ہو اور دوسری جگہہ ساکن
تو عیب مین داخل ہے اور اس عیب کا نام - غلو - ہے -
جیسے شراب کجا اور نابہ کجا دوسری روی کا اختلاف بھی عیب مین
داخل ہے جیسے رگ و شک یا آب اور تب اسے - اکفا - کہتے ہین
تیسرا عیب ردف کا اختلاف ہے مثلاً جمیل او زبرول کا قافیہ چوتھا
عیب جہان روی مقید ہو وہان - عشو کا تخالف مثلاً تجاہل
اور کامل کا قافیہ پانچوین ایک شعر مین خذو اور توجیہ کو مختلف
لانے کو - اقوا - کہتے ہین چھٹا - عیب ایک ہے - قافیہ کو
بار بار لانا اسے عربی مین - ایطا - اور فارسی مین شایگان
کہتے ہین - قصیدہ مین اگر دو ایک مقام پر ایطا ہو تو جائز ہے

ردیف

شاعرون کی اصطلاح مین وہ لفظ ہے جو مصرعون یا شعرون کے آخر مین
مکرر متحد المعنے یا مختلف المعنی آوے مثلاً - سودا کی -

-پھلی غزل مین لفظ کا - ردیف ہی-

نوان جزو تاریخ اور اوسکی متعلقات کی بیان مین

تاریخ کے لفظی معنی کسی چیز کے ظاہر کرنیکا وقت اور اصطلاح مین وہ دن جس سی اور دنون کا پتہ لگے اور کل تاریخین کسی مشہور دن سے شروع ہوتی ہین تاریخ کی توبہت قسمین ہین مگر ہم صرف انہین کا ذکر کرتے ہین جنکا اردو کورس مین تذکرہ ہی- **ہندی تاریخ** کی دو قسمین ہین ایک سنبت اور دوسرے ساکا سنبت کا پچھلا دن راجہ بکرماجیت کی تخت نشینی کا دن ہے اور جب راجہ بکرماجیت پر سالباہن غالب آیا تو اوسنے ساکا نام سنہ شروع کیا دونون سنونمین - ۱۵۵- برس کا فرق ہے - چیت کی مہینہ سے سنہ شروع ہوتا ہے چیت بیساکھ وغیرہ تا آخر مہینون کے نام ہین یہہ سال مین سو پینسٹھ تاریخ کا ہوتا ہے اور ہر تاریخ مین -۶۰- حصہ ہین ہر حصہ کو گھڑی کہتے ہین اور گھڑی کے

ساٹھوین - حصہ کو پل اور پل کے **ساٹھوین** - حصہ کو بپل ایک بپل معتدل المزاج آدمی کے - **چھٹے** - نفس کا ہوتا ہی **تاریخ عیسوی** - کی ابتدا حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کے

یوم ولادت چار سال بعد سے آئیگی توقع جانتے ہی ہین کہ اس سال مین
بارہ مہینہ ہوتے ہین اور کوئی مہینہ - ۳۰ - تاریخ کا -
اور کوئی - ۳۱ - کا ہوتا ہے مگر فروری ہر سال - ۲۸ -
اور چوتھے سال - ۲۹ - کا ہوتا ہے اسکی وجہ یہی ہے
کہ یہہ سال شمسی - ۳۶۵ - یوم اور - ۶ گھنٹہ - کا ہوتا ہے
ہر سال مین - ۶ - گھنٹہ بچتے بچتے چوتھے سال - ۲۴ - گھنٹہ یعنے
ایک تاریخ ہوجاتی ہے وہی تاریخ فروری کے آخر مین بڑہا کر
فروری کو - ۲۹ - دنکا کردیتے ہین جس سنہ کی اعداد کے
پورے پورے - ۴ - حصہ ہوجاوین اوسی سنہ کی فروری
۲۹ - دن کی ہوگی - تاریخ ہجری - اس سال کا حساب
چاند کے طلوع اور غروب پر منحصر ہی ایک مرتبہ طلوع ہونی سے
دوسری بار طلوع ہونی تک مہینہ کہلاتا ہی اسکی تفصیل یون ہے
کہ ابی موسیٰ اشعری یمن کے حاکم نے خلیفہ ثانی کو لکھا کہ آپکے
جو نامہ آتے ہین اونمین تاریخ نہین ہوتی امید کہ آیندہ سے
تاریخ بھی رقم فرمایا کیجیے خلیفہ موصوف نی اس امر مین شورہ کیا
کسی صاحب نی کہا حضرت کی ولادت سی تاریخ معین فرمائی جاوے
کسی صاحب کی راے ہوئی کہ حضرت کی یوم وفات سی تاریخ کا شمار ہو

مگر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ روز ہجرت سے تاریخ کا
مقرر ہونا بہتر ہے یہہ امر سب نے پسند فرمایا اور یہی قول فیصل ہوا
حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی
تشریف آوری سے ہجرت مراد ہے حضرت ۔ ۲۷ ۔ صفر کو
مکہ معظمہ سے روانہ ہوئے اور ۔ ۱۲ ۔ شہر ربیع الاول کو مدینہ طیبہ
کو پہونچے مگر چونکہ آپ کا ارادہ یکم محرم سے مدینہ جانے کا تھا
اسوجہ سے یکم محرم ہی سے سال کا حساب شروع کیا گیا اور جب
یہہ تاریخ مقرر کی گئی ہجرت کو ۔ ۱۷ ۔ برس گذر گئے تھے ۔
تاریخ جلوسی ۔ کسی بادشاہ کی تخت نشینی کے دن سے معین
ہوتی ہے اب سنہ سنبت ۱۹۲۹ سنہ ساکا ۱۷۹۴ سنہ عیسوی ۱۸۷۱
سنہ ہجری ۱۲۸۹ سنہ جلوسی ۔

جناب ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ فرمان روائے انگلستان و ہندوستان وغیرہ دام سلطنتہا و اقبالہا کے

۳۵ ۔ ہیں اور اوس علم کا بھی تاریخ نام ہے جسمیں گذشتہ مشہور
واقع مندرج ہوں اور اگر حساب جمل کے ذریعہ سے کوئی نام
یا فقرا یا مصرع خواہ شعر ایسا بنایا جاوے جنکے اعداد کسی سنہ کے

برابر ہون تو اوسے بھی ۔ تاریخ ۔ کہتے ہین اور حساب جمل
مین اعداد کی حروف فرض کیے گئے ہین سب حرفونکا مجموعہ ان
کلمونمین آگیا ہی ۔ ابجد ۔ ہوز ۔ حطی ۔ کلمن ۔ سعفص ۔
قرشت ۔ ثخذ ۔ ضظغ ۔ ان کلمات مین پہلے حرف سے
دسوین حرف تک ایک ایک عدد بڑھتا جاتا ہی مثلاً ا = ۱ و ب = ۲
و ج = ۳ و د = ۴ و ہ = ۵ و و = ۶ و ز = ۷ و ح = ۸ و ط = ۹ و ی
= ۱۰ + اسیطرح گیارہوین حرف سی بیسوین حرف تک دہائی
بڑھتی جاتی ہی یعنی ک = ۲۰ و ل = ۳۰ و م = ۴۰ و ن = ۵۰ و س
= ۶۰ و ع = ۷۰ و ف = ۸۰ و ص = ۹۰ و ق = ۱۰۰ ۔ یہانسی آخر تک
سیکڑا بڑھتا ہی ۔ اعنی ر = ۲۰۰ و ش = ۳۰۰ و ت = ۴۰۰ و ث = ۵۰۰ و خ
= ۶۰۰ و ذ = ۷۰۰ و ض = ۸۰۰ و ظ = ۹۰۰ و غ = ۱۰۰۰ ۔ اور حساب
جمل مین حروف کی اعداد دو طور پر لیے جاتے ہین ایک بہ قاعدہ زبر
اور دوسری بہ قاعدہ بینات ظاہر ہی کہ باعتبار تلفظ کے دو یا تین حرفی
ہر ایک حرف ملفوظ ہوتا ہے تو اگر پہلے حرف کے اعداد جو کہ اوس
حرف کا سمی ہی لیے جاوین تو اوسی زبر کہتے ہین جیسا اوپر بیان ہو چکا
اور اگر پہلے حرف کو چھوڑکر باقی حروف کی اعداد لیوین
تو اوسی بینات کہتے ہین دو حرفی حروف با و تا و ثا و حا و خا و را

وزا وطا وظا وقا وہا یہہ سب بہ قاعدہ بینات ایک کے برابر ہین
اور انہین حروف کو بہ قاعدۂ امالہ بے تے وغیرہ لکھین تو یہہ ہر ایک
دس کے مساوی ہون گے اور بینات کے حساب کے موافق سین
وشین وعین وغین یہہ چارو حروف ساٹھہ کے مساوی ہونگے
اور صاد وضاد ہر ایک پانچ کے برابر ہون گے اسیطرح باقی کو بھی
خیال کرو تاریخ مین صرف حروف مکتوبہ کے اعداد لیے جاتے ہین ملفوظی کا
بالکل خیال نہین کرتے یہانتک کہ اگر ک بطور (کہ) پر لکھا ہو تو
اوسی ک + ہ یعنی ۲۵ سمجھین گے الف مقصوری جو (ی) کی شکل پر
لکھا جاتا ہے اوسکے دس عدد لیتے ہین جو (ت) بشکل (ہ) لکھی
جاتی ہے اوسکے پانچ ہی عدد لیتے ہین الف وصل مثلاً است کا
الف اگر لکھا ہو شمار ہوگا اور جو نہ لکھا ہو مثلاً دلست مین تو نہ شمار ہوگا
اور جو حرف تلفظ مین نہ آوے مگر لکھا ہوئے اوسکے بھی اعداد لینگے
مثلاً عبدالرحمن مین دال کے بعد والے الف اور لام کے بھی عدد
شمار ہون گے غرض قاعدہ کلیہ یہہ ہے کہ صرف مکتوبی حروف کا
شمار ہوتا ہے ملفوظی سے کچھہ غرض نہین حروف مشدد مین بھی
تلفظ کا نہین لحاظ کرتے کتابت کی موافق حروف مشدد ایک ہی
مرتبہ شمار ہوتے ہین مگر حضرت سوداے ذیل کی تاریخ مین

مبارک کی (کہ) کے ۲۵- اور نواب کی واو کی تشدید کی بجائے ۱۲- عدد لیے ہین وہو ہذا-

	یہہ فتح نو مبارک نوّاب نامدار	

= ی + ہ + ف + ت + ح + ن + و + م + ب + ا +
ر + کہ + ن + و + و + ا + ب + ن + ا + م + د + ا + ر
= ۱۰ + ۵ + ۸۰ + ۴۰۰ + ۸ + ۵۰ + ۶ + ۴۰ + ۲ +
۱ + ۲۰۰ + ۲۵ + ۵۰ + ۶ + ۶ + ۱ + ۲ + ۵۰ + ۱ +
۴۰ + ۴ + ۱ + ۲۰۰ = ۱۱۸۸ = مادہ تاریخ کے-

تاریخ کی یہہ خوبی ہے کہ مادہ تاریخ مین بلاکمی یا بیشی پورے پورے عدد مطلوب نکل آوین اور کہین ایسا ہوتا ہے کہ چند عدد گھٹتے ہین یا بڑھتے ہین تو شاعر لوگ ایسی خوبی سے اعداد مذکورہ کے گھٹانے یا بڑھانے کا اشارہ کرتے ہین کہ مادہ تاریخ کا مطلب نہین فوت ہوتا اگر اعداد بڑھاے جاوین تو اوسے تدخلہ یا تعمیہ کہتے ہین اور اگر اعداد گھٹاے جاوین تو اوسے تخرجہ بولتے ہین ذیل کی تاریخ جو اردو کورس مین ہے اوسمین نہایت خوبی سے سودا نے تدخلہ اور تخرجہ دونون کیا ہی وہو ہذا-

	حافظ نے سر دیا نہ دیا زر	

اسمین حافظ کا سر یعنی (ح) کا تخرجہ اور ز یعنی ز + ر کا تدخلہ ہے مثلاً —
ن ح + ا + ف + ظ — ح + ز + ر = ا + ف + ظ + ز + ر
= ا + ۸۰ + ۹۰۰ + ۷ + ۲۰۰ = ۱۱۸۸ = مادۂ تاریخ ۱۱۸۸ ہجری ہے

اور بھی اردو کورس کی دو تاریخون کا عمل ذیل مین درج ہے

شد شاہ جہان آباد از شاہ جہان آباد

ش + د + ش + ا + ہ + ج + ہ + ا + ن + ا + ب
ا + د + ا + ز + ش + ا + ہ + ج + ہ + ن + ا +
ب + ا + د = ۳۰۰ + ۴ + ۳۰۰ + ۱ + ۵ + ۳ + ۵ + ۵ +
۱ + ۵۰ + ۱ + ۲ + ۱ + ۴ + ۱ + ۷ + ۳۰۰ + ۱ + ۵ +
۳ + ۵ + ۵۰ + ۱ + ۲ + ۱ + ۴ = ۱۰۵۸ = ۱۰۵۸ ہجری مادہ تاریخ کے

دہلی کی جامع مسجد کی تاریخ
قبلۂ حاجات آمد مسجدِ شاہ جہان

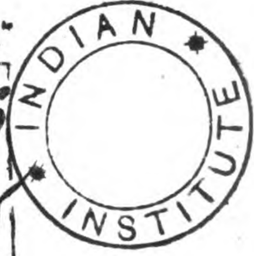
ق + ب + ل + ہ + ح + ا + ج + ا + ت + ا +
م + د + م + س + ج + د + ش + ا + ہ + ج +
ہ + ا + ن = ۱۰۰ + ۲ + ۳۰ + ۵ + ۸ + ۱ + ۳ + ۱ + ۴۰۰ +
ا + ۴۰ + ۴ + ۴۰ + ۶۰ + ۳ + ۴ + ۳۰۰ + ۱ + ۵ + ۳ +
۵ + ۱ + ۵۰ = ۱۰۶۷ ہجری مادہ تاریخ کے +

تمام شد

تقریظ رسالہ کلید سخن مؤلفہ ادیب باتہذیب فاضل علوم جناب کشیشن منشی رجب علی صاحب سکرٹری اسوسی ایشن اودہ ممبر ربل سوسایٹی انڈیا

مین اس بات کو تسلیم کرتا ہون کہ ہم لوگون کے مزاج مین مبالغہ اور استعارہ نے ایسا دخل پایا ہی کہ حقیقی امر پوشیدہ رہتا ہی اگرچہ یہہ حال کچھ ہم ہی ہندوستانیونکا نہین بلکہ تہوڑا بہت ہر ملک اور ہر قوم کے لوگومین پایا جاتا ہی - الّا مین ارادہ کرتا ہون کہ اس امر کی حقیقت و حال مین مبالغہ اور استعارہ کو دخل ندونگا بلکہ راست راست بلاکم و کاست بیان کرونگا و ہو ہذا یہہ رسالہ جسکو ایک ذی علم اور بیدار مغز مؤلف یعنے مولوی سید محمد حسین صاحب اردو و فارسی مدرس ہای اسکول و اسسٹنٹ سکرٹری انجمن بارہ بنکی نے مرتب کیا مری نزدیک ایک عمدہ رسالہ ہے - بلکہ انٹرنس کلاس کے طالب علمون کو واقع مین حل مطالب کے لیے کلید ہے - مینے نہ فقط اس رسالہ کے مضمون کی فہرست کو دیکھا بلکہ بار بار اسکو بہت غور اور تامل سے معترضانہ طور پر ملاحظہ کیا - اور ہر دفعہ کے دیکھنے سے یہہ نتیجہ نکلا کہ یہہ رسالہ نہ صرف انٹرنس کلاس کے طالب علمونکو مفید ہی بلکہ ہر شخص اردو زبان کے علم ادب کے شائق کو بہت مفید ہے

اسمین کچھہ شبہ نہین کہ مصنف کا ارادہ اس رسالہ کی تصنیف سے
محض یہہ ہے کہ مذکورہ درجہ کے طالب علمون کو اردو کی تفیت
مین مدد دے چنانچہ انکے دیباجہ سے یہہ امر بر ظاہر ہے۔
اِلاّ خاکسار کے نزدیک مذکورہ درجہ کے طالب علمون پر کیا موقوف
ہی ہر شخص کے لیے جو زبان اردو مین لیاقت پیدا کرنی چاہتا ہے
فائدہ مند ہے۔ لئیق مؤلف کی دلسوزی اور جانفشانی کے لیے
اس رسالہ کا طرز جدید خود گواہ ہے کہ کس سرگرمی سے انہون نے
تالیف کیا اردو کورس جسکی یہہ رسالہ شرح ہی اوسپر ایک سخت
اعتراض لازم آتا تھا یعنی اوسکے اشعار مین ایسے عاشقانہ خیال
مندرج ہین کہ نوجوان طالب علمون کو اوسکے پڑھنے سے
عشق فاسد کے خیالات کی پیدائش کا خطرہ تھا مگر اس کلید سخن کے
تیسری جزو مین اصطلاحات اہل تصوف ایسی لکھے گئے کہ وہ اعتراض
نام کو بھی نرہا۔ مین پکّی امید رکہتا ہون کہ جسطرح اس رسالہ کی بارے مین
میرا خیال ہی ٹھیک ٹھیک یہی خیال ایک عالم اور فاضل شخص یعنی کالن
ای آر بروننگ صاحب ام ای ڈائرکٹر وغیرہ کا بھی ہوگا۔
خدا ایسا کرے کہ اس رسالہ کے پڑھنے سے انٹرنس کے کلاس کے
طالب علم خصوصًا اور شائقین عمومًا فائدہ حاصل کرین آمین ✤



قطعۂ تاریخ تصنیف دبیر ذی نظیر شاعر ذی مثل جناب منشی کنھیا لال صاحب دل صاحبزادۂ عالیجناب والا خطاب رای منشی درگا پرشاد صاحب بہادر انسپکٹر مدارس و دہ دام اقبالہ

حضرت نور عاقل و پرفن — علم کے دوست جہل کے دشمن

قابل و عالم و حلیم و سلیم — فلسفہ مین وہ دوسری نیوٹن

نثر لکھنے مین جانسن ہین اگر — شعر گوئی مین هند کے ملٹن

خوش کلامی مین عندلیب جہان — علم تہذیب مین ہین فخر زمن

علم او رفن مین انکی باعث سے — ابتو نواب گنج ہے لندن

ایک ایسی کتاب کی تصنیف — جس سی اکثر علوم ہون روشن

اوسکی رنگینئ عبارت دیکھہ — هر صفحہ پر نثار ہے گلشن

هر خلاصہ پہ باهزار زبان — هون تصدق جہان کی سوسن

اسکی توقیر مین یہ صادق ہے — بی بہا مشک درمیان ختن

سال تصنیف اسکا کہنے کو — مجھہ سے کہنے لگے وہ تاکیداً

سو چکر خوب تب کہا دل نے — منبع الفیض ہے کلید سخن

١٨٧٢ع

تمت

